

مقام مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۶
۹۲

نگاہ ہے یا رسول اللہ نگاہ ہے

مقام مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

رد عقائد یا طالع و یا بیت دیوبندیت پر

خادم شریعت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی شہر آبادی کی
خلیفہ حضرت سلطان بابو

تین اہم کتابیں

○ قہر کبریائی بر قلعہ ثنائی

○ القول الحلی رد حسین علی

○ عقائد علماء دیوبند

حسب درجہ

الحاج المحافظ امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
علی پوری

مکتبہ الانبیاء نزد ڈارل = سرگودھا و ڈگھڑا
فاشی

قیمت چھ روپے

وَمِنْ بَرِّهِ الدِّينِ الْيَقِينُ

الحمد لله رب العالمین کتاب مطاب نافع لكل الشیخ والشاب السعی بہ

عقاید و مابیہ

۱۹۱۴ء

طیلس و مابیہ

سَيِّفُ الْإِيمَانِ عَلَى الزُّنُفِ كَثِيرًا

فہرست کبریائی بر قلعہ شنائی

معتمد و مولفہ مولوی نظام الدین شنائی حنفی قادری سروری حنفی از خلفائے

دار حضرت سلطان باہر علیہ الرحمۃ وزیر آباد دروازہ موحدین

اس کتاب میں پیدائش فرقہ و مابیہ نجدیہ امدان کے عقاید و مسائل کی پوری پوری

فہرست مع حوالہ کتب و صفحہ مطر اکی سے درج ہے

حوالہ کے لئے کتاب اب کتب، م، ۷، خریدیں

— خلاصہ تا پیٹہ —

ناشر مکتبہ لائٹانیہ نزد ڈارمل سرگودھا روڈ گجرات

مورخ بطور جزا فیہ عہدہ عہدہ سرکاری تیسری جلد مورخہ بقاہ بگ ناظرہ سندہ لائسنس میں لکھتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب
 سے متعلق تمام عرب میں اور علی الخصوص یمن میں یہ فقہ مشہور ہے کہ ایک شخص مغرب الہال سلیمان نامی جو چھوٹا ہاتھ
 اس نے خواب میں دیکھا کہ اگر ایک شخص اس کے یمن سے چلا کر یمن میں پہنچ گیا۔ اور اس کے سامنے آتا ہے۔ اسکو جلا
 دیتا ہے یہ خواب اس نے یمن میں کے سامنے بیان کیا جو ایسے خوابوں کی تعبیر جانتے تھے انہوں نے اس خواب کی
 تعبیر کی کہ اسکا ایک لڑکے کا ایسا پیہا جو گا جو بڑی طاقت اور دولت پلنگا ہو گا کہ اس خواب کا تحقق سلیمان کے چوتھے
 محمد بن عبد الوہاب کے وجود سے ہو گیا جو اس میں منقولہ ہو اور بعد از مرگ اس کی سزا میں فوت ہو گیا۔ لیکن اسے
 چھیاؤس سال کی عمر پائی۔ اور اس نے اس کے شیخ محمد سلیمان کی مرنی متناضحی اور شیخ محمد جابر بن عبد اللہ علیہما سے
 علم حاصل کیا۔ لیکن یہ سہروردی بزرگ اپنے نو فرست سے کہا کہ تم نے محمد بن عبد الوہاب (باب) محمد ہو گا۔ اور
 بظاہر اسکا شغل بھی اسی قسم کا تھا کہ اکثر میلہ کذاب اور مودہ منہی اور ظاہر مادی وغیرہ کے حالات کا مطالعہ کیا کرتا
 تھا جنہوں نے اس کے قبل نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور خدا کی قدرت سے کہ اسکو پور کا دورانیہ کی قدرت نہ دی جیسا کہ اس میں
 اسنے عمل ردیہ طیبہ سے مقابلہ کرنا چاہا بلطور لکھتا ہے کہ یہ شخص جو اپنے دادا کے خواب کے لوگوں کی نظروں میں مخم
 رہا اور اپنے عقائد کے سطر کرتے تھے سوال اسے کیا کہ اس نے اس میں سیدنا محمد علیہ السلام کی نسل سے ہونا ظاہر کیا۔ اور کہا کہ
 اسکا نام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی مثل محمد ہے گویا آنحضرت کے ہم نام ہو گیا کہ شرف لکھتا ہے
 پھر اسے چند اصولی عقائد مرتب کئے کہ حفظ قرآن کریم کی ابتداء واجب ہے۔ ان فتوحات کی چراغیں مستطین ہیں۔ اور
 محمد اگرچہ اللہ کا رسول اور دوست ہے لیکن انکی روح اور تعلیم کے لایق نہیں کیونکہ روح و تعلیم صرف محمد اکرم کے لئے بنایا
 ہے۔ لہذا کسی غیر کی روح اور تعلیم میں قبیل فرق ہے اور چونکہ لوگوں کا ایسا التکبر کہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ لہذا اسنے
 مجھے اپنی طرف سے بھیجے تاکہ میں انکو سید سے کی طرف راہ نہائی کہ میں جو کوئی مجھے قبول کرے گا وہ وہ دونوں سے
 اور جو کوئی میرا حکم نہ مانے گا۔ وہ عذاب کا مستحق ہے اور اسکا قتل بلاشبہ واجب ہے۔

پھر مورخ بطور لکھتا ہے کہ یہ عقیدہ محمد بن عبد الوہاب نے پہلے پہل پرستیدہ ظاہر کیا۔ اور چونکہ لوگ اس کے مقلد
 ہو گئے اور پھر کاشانہ کی طرف چلا گیا لیکن ان کی کچھ بن نہ آئی۔ اور اکثر ان میں سے بعد بلادہر کے طرے تھے اس لیے
 اور مدینہ منورہ میں اس کے پیروں میں گیا لیکن ان کے عمل نے اسکی خوب خبر لی۔ اور اس نے اس کے اطراف بدیہ لوگوں
 میں اسکا فساد اور اسکی ہائے افسانہ میں ایک شخص ابن مسعود سے ملے۔ یہ محمد جو قبیلہ نجد کا ایک مشہور سردار اور تھا۔ اور جسکے
 عرب کے قبائل اسکا غلامی میں مدینہ مدینہ میں تھے اسنے اپنی ایک فتنی کارروئی کا لالچ سے اسکی حکومت علانہ بعد از اسکی مدینہ
 سے ملے۔ اور اسنے اسکو خواجہ کی مانند کہ غلامی محمد بن عبد الوہاب میں سلیمان کا دواہل جہان کا اور اس کے پیروں کی حاجت
 اسکا دلی باوجود پورا ہو گیا اسنے محمد بن عبد الوہاب کا یہ سب قبول کیا اور اس کے سامنے یہ یہ بتایا کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور اسنے سب

اور سندہ تقریر دی کہ اطراف یگانہ کے اعراب اور بدیہ کے سب کے طبع ہو گئے۔ حتیٰ کہ ایک دیہات
 کی صورت نمایاں ہو گئی اور محمد بن عبد الوہاب اسکا امام قرار پایا۔ اور ابن مسعود کے لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ اور مدینہ
 اور مدینہ منورہ میں اسکا تسلط متعین کیا گیا اور زعفران کا ایک لاکھ بیس ہزار کی توجہ ہاتھ مقرر کر کے اپنے
 مکتبہ دولت کی توسیع میں مامی ہوا۔ اس نے وفات کی اور وہ اپنے شاگردوں میں کامیاب ہوئے کہ ابن مسعود کا بیٹا علی بن
 اسکا جانشین ہوا جو کہ شجاعت اور حریت میں اپنے باپ سے بڑھ کر تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے اعتقاد اور فتاویٰ کے مطابق
 دعوت میں مدینہ منورہ میں شیعہ شیعہ مکرری میں ہو گیا کہ کسی قبیلہ کو اپنا مطیع بنانا چاہتا۔ تو وہ اسکی ایک کو اسکی نفیہ کیے
 پہنچا کہ اگر وہ اس کے اعتقاد کے مطابق تعینات بل قرآن کو مانے پس اگر وہ اسکا اعتقاد قبول کر لیتا تو اسکو امن و یدیتا۔ ورنہ
 اسکی بیخ و بنیا و اکھیر کر اس کے تمام اسواں دینی عمارت کو لیتا لیکن بچوں اور عورتوں کا تعرض نہ کرتا تھا۔ اور مطیع قبولوں
 قس کے سوال اور فقر میں سختی لیتا۔ چنانچہ رفتہ رفتہ مدینہ کی طاقت بڑھ کر اور پھر فارس اور حلب اور دمشق اور بغداد
 کے اطراف تک پھیل گئی حتیٰ کہ عبد الوہاب ابن مسعود کے مرنے کے بعد مدینہ میں محمد بن عبد الوہاب ایک لشکر شیعہ
 کے ساتھ کعبہ اندر چلا اور وہاں اس کا عبد میں غنیمت کی جیسی نشان بقل قرآن ہے۔ ورنہ خلع کان اوسا
 لیکن اس شخص نے محمد بن عبد الوہاب اور مدینہ میں چھپ کر اپنی قدرتی اور کھلاط سے ہر کان کا فتنہ پھیلنے اور داخل ہو کر چھوڑ
 دینا ہے۔ اس نے مدینہ میں چھپ کر اپنے کچھ حرم میں لے گیا۔ اور چاروں مصلیٰ جلا دیے گئے اور نئے گرا دیے گئے اور ان میں
 بول و برادر کے تحریکی گئی۔ اور اس حرم کے پہلے منبر میں سیدنا ابی عبد الوہاب کی اصل لکھ کر طرف بطور حجت و دلالت
 بھیجی جسکی اصل عبارت ایک جملہ نقل کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے دیکھنے سے مشتے منہ نہ خورے۔ ورنہ عورت کا باعث ہر خلیفہ
 لکھا کہ تم نے اعتقاد کیا کہ اگر کوئی اس سے بیعت طبع ہو گیا تو صا مشرک کا وہاں الا اعتقاد شرک و سواع کان مع
 نبی و ولی و ملائحتی و صمد و وثن و سوا ان کان یعتقد حصول بدلتہ و تہا و با علامہ اللہ تعالیٰ بانی طہران کا
 یصیر مشرک من اعتقاد النبیین و غایہ و دلیلہ و شفعہ و حق و الجحیل فی الشرار و سوا اما الشاہقون فاللالت و
 السواع و العثر سے و اما اللایقون محمد و علی و عبد القادر و من لم یقبل فی ما حلفہ یا اللہ و قال یا محمد و
 ان اعتقاد عبد غایہ و متصرف فی الملک صا مشرک کا وہاں قد و کذا فی ذالک شیخنا تاقی الدین بن تمیمہ و قد
 ثبت ان السفر الی قبر محمد و مشاہدہ و مساجدہ و شامہ و قد برائی نبی و ولی و سوا و کذا و ثانی شرا علیہ
 ترجمہ یعنی جو کوئی اعتقاد کرے کہ نبی کا نام لینے سے نبی اس پر مطلع ہو جاتا ہے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر وہ
 یہ اعتقاد کرے کہ اسکا علم اس نبی غیر کو بذاتہ حاصل ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے اعلام سے عرض جس میں
 سے یہ اعتقاد ہو اس مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی نبی غیر کو اپنا ولی اور شیعہ بنی اعتقاد کرے کہ اسے تو اللہ تعالیٰ
 دلی مشرک میں یہاں میں۔ بلکہ لانت اور سواع اور عثر سے تھے۔ لیکن پچھلے بت محمد اور علی اور عبد القادر میں

عقیدہ نمبر ۲۱) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلی میں ملنے والے میں کتاب تقویۃ الایمان۔

عقیدہ نمبر ۲۱) ہر مخلوق پر یا چھوٹا یا بڑا اللہ کے شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہر تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴۷
۱۵ مطبوعہ مفتخار دہلی۔

عقیدہ نمبر ۲۲) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رد کیلئے ہر کتاب کا شرک کبر ہے۔ دیکھو کتاب التوحید ابن السفر
الحی قبر محمد وعتا اہل بیت و مساجد و آثار و غیرتی دہلی و سابقہ لاؤٹان و غیرہ اشراک عبداللہ بن مسعود الجبار
صفوہ ۱۱۱ تصنیف کے مقبرہ کیلئے اور مشاہد اور مساجد اور آثار کیلئے پاکسی اور بنی دہلی کی مراد دل کی طرف پر سب
بنت ہیں اور یہ سب کام شرک کبر ہیں۔

عقیدہ کفر نمبر ۲۳) بڑے بڑے کاسلہ طر حنفی نہیں ہو چکا صراط المستقیم مترجم صفحہ ۳۹ اور اولیاء اور
ایمان میں صرف فرق پھر ملے اور بڑے بھائی کا ہے۔

عقیدہ کفر نمبر ۲۴) بنی علیہ السلام کا نام نہیں خیال کیا گیا اور گدھے اور کھری کے نام سے بھی اللہ اور بد شرک
نمودا (دیکھو صراط المستقیم مترجم صفحہ ۳۹ اور بنی صنفہ اعلیٰ قنبل ۱۲

عقیدہ کفر نمبر ۲۵) میری لاشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنر ہے منقولہ محمد بن عبد الوہاب عصافنہ ۶ خیر میں محمدی
لانہما ینتفع بھا و قتل الحین و نحوھا و محمد قد سات و لعین فیہ لفع اھلاً و ترجمہ یعنی وہا میں کا پر کیا
ہے کہ میری لاشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنر ہے کیونکہ اس سے سانپ و خیر کو مار کر نفع لیا جاتا ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بات کی کوئی نفع نہیں رہا یا جو کتاب وضع البراہین صفحہ ۱۱۱ و فیوفات سید محمد بنی ہاجر۔

عقیدہ کفر نمبر ۲۶) انبیاء و اولیاء کا ہے اور اسکے رو برونا چیرے سے بھی کمر نہیں صفحہ ۲۹ سطر ۱۸ صفحہ ۵۵
سطر و تقویۃ الایمان مطبوعہ مفتخار دہلی۔

عقیدہ کفر نمبر ۲۷) انبیاء و اولیاء کچھ قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ سنتے ہیں تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲ و ۳۳ و ۳۴
عقیدہ کفر نمبر ۲۸) بنی علیہ السلام کی نظیر اور بنی پیدا ہونا ممکن ہے صفحہ ۳۱ و ۳۲۔

عقیدہ کفر نمبر ۲۹) اجماع امت جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں معیار الحق صفحہ ۱۲۶
مطبوعہ رحمانی دہلی۔

عقیدہ کفر نمبر ۳۰) چار مذہب و ائمائے قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ و سہروردیہ کافر اور مشرک بدعتی ہیں
دیکھو کتاب تحقیق الکلام غلام علی حقویری و ظفر البین و اعظام السنہ صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ مطبوعہ البیدعت۔

عقیدہ کفر نمبر ۳۱) کہنے فقرہ اولہ سچہ حصے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے ان کو جلا دینا چاہیے اور یہ جلدی
اور خرافات سے بھری ہوئی ہیں۔ دیکھو غصیلین صفحہ ۸۰ عبد الجلیل سامروی دہلی سے سرگرمی دہلی غلام حسین

بہ کفر نمبر ۳۲) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسق بھی تھے۔ ذیل الاربار جلد ۳ صفحہ ۹۹ ازین
مصابلہ صوفاسق۔

عقیدہ کفر نمبر ۳۳) تقلید شخصی شرک و بدعت و لید سے بہتر ہے معیار التقیید و بدیع الزمان مختلف
انبار المحدث کے پچھو دیوان مع الانوار۔

عقیدہ نمبر ۳۴) قول صحابی حجت نہیں انبار المحدث مورخہ ۲۳۔ اگرست ۱۹۱۶ء مریدانہ دہلی کافر
ہے۔ اجماع ہے دعوائے کافروں کا جو مانا ہے پچھو اخبار المحدث ۱۹۱۶ء۔

بیان مسائل فرقہ غیر مقلدین المعروف فرقہ وہابیہ

مسئلہ نمبر ۱۔ منی مرد و عورت کی پاک ہے اور پاک قول میں اس کا کھلا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب نفقہ
۴۱۰ کلاں صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و

مذکورہ حاجت مباح است و مندوب بلکہ گاہے واجب گرد و ص ۲۱ مطبوعہ شاہجہانی ۱۲۹۶ تصنیف
نواب صدیق حسن خان فرزند ارجمند۔

مسئلہ ۱۱۔ جوان عورت کو واسطے نظر بازی کے تو جوان ڈاڑھی والے مرد کو دیکھنا بلا نادرست ہے مخفیہ
فتح المغیث ص ۱۰۰ درالبیہ ترجمہ ص ۱۲۰ سطر ۱۱ از تصنیف امام غزالی مطبوعہ محمدی لاہوری و بیچہ ارضاع
الکبیر و لیکن ذالحمیتہ لفتحہ النظر الخ

مسئلہ ۱۲۔ صبح کرنا پڑی دھام دھام پر اور بعض حصہ سر کا کافی سے فتح المغیث مسئلہ ۱۱۔ آٹا کو تیز
کی میل سے گوندھ کر سکی روٹی پکا کر کھانی درست ہے نزل الانوار ص ۱۳۱ جلد ۳ تصنیف وجید الزمان

مسئلہ ۱۳۔ روٹی سے اگر سنگین چوہا کی نکلے تو اس کا کھانا درست ہے کتاب ایضاً ص ۱۲۱
مسئلہ ۱۵۔ اگر گوشت مردار بکریوں مذکورہ کا آپس میں لجا کے تو دیکھیں اگر صلاں گوشت نہایت

ہے تو اس تمام گوشت کو پیشاک کھا لیں۔ نزل الانوار ص ۱۳۱ جلد ۳
مسئلہ ۱۶۔ محبوب کی خنوک کھانے سے روزہ کا کفارہ نہیں ص ۱۳۱ نزل الانوار۔

مسئلہ ۱۷۔ اجیہ انات کے خبیثے اور ذکر اور مثانے مکروہ نہیں کھائے جائیں صفحہ ۴۴ جلد ۳ نزل الانوار
مسئلہ ۱۸۔ شراب پینا نعمت تار نے کیلئے سبب بنتے پانی کے درست ہے نزل الانوار ص ۱۳۱

مسئلہ ۱۹۔ اگر مرد و حالت نماز میں ہو۔ اور ذکر سے منی باہر نکلنے لگے تو نمازی کپڑے سے سر نہ کر
کپڑے رکھے اور منی کو باہر نہ آنے دے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کیونکہ

وہ ہمیشہ پاک ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلان ص ۱۹
مسئلہ ۲۰۔ جنبی کو ہر طرح سے بغضوئی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خزان مجید کو پڑھنا درست ہے۔

نور دین ص ۱۶۰ فقہ محمدیہ کلان لیکن جی میں نزدیک و باہر کے درست ہے اور ایسا ہی دیکھنا اس کا
اور پڑھنا ملائمت ذکر کے مسئلہ ۲۱۔ جنبی کو مسجد سے گزرتا اور وضو کر کے مسجد میں جا کر ٹھہرنا درست

ہے دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلان ص ۱۶۰
مسئلہ ۲۲۔ نماز میں اشارہ کرنا یا سلام کا جواب دینا یا نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور عورت کی

نماز میں تالی بجانا بغرض تنبیہ اور بچوں کو نماز میں اٹھانا اور نماز میں چٹا پھیرا اور کسی ضرورت کیلئے
راں پر ہاتھ مارنا اور کوئی کلام کرنا نماز میں علیحدہ علیحدہ نماز میں بہت فعل کرنا سب امور جائز اور

درست ہیں ان سے نماز باطل نہیں ہوتی طریقہ محمدیہ ص ۱۴۵ تا ۱۴۶ مصنفہ فیض الہادی شرح صحیح بخاری۔
مسئلہ ۲۳۔ تعویذات اور مراقبہ اور عرس وغیرہ کرنا یہ سب ترک شدہ عت ہیں محل عامہ ص ۳۳ و ۳۴۔

مسئلہ ۲۴۔ کتنا۔ ملی سر جھینس و نفاس کا خون اور پیشاب آدمی کا اور لٹے جھینس کے اگر پانی تھوڑے
بہت میں لغز و دوشک پاک و دوشک میں یہاں شیا پڑ جائیں تو وہ پانی پلید نہیں ہوگا۔ تاؤ فیکس

ن ۵ رنگ اور بو اور مزہ نہ بگڑے دیکھو فتح المغیث منہج ص ۵۵ مطبوعہ لاہور نقد محمدیہ ترجمہ دربیہ
و بلاغ المبین۔

مسئلہ ۲۵۔ پیشاب شیر خوار بچے کا اور بول کتبہ اور سوراخ اور بچھ و منبر اور بلی اور
گدھے اور گھوڑے وغیرہ کا ماسوا بول و گوشت آدمی و لعاب و لینیٹ کتنے کے اور جھینس و نفاس و

گوشت خنزیر کے سب پاک ہیں۔ فتح المغیث صفحہ ۵ شوکانی۔
مسئلہ ۲۶۔ اگر مال تجارت ایک کر ڈر و بیہ کا ہو اس میں رکاوٹ نہیں فتح المغیث ص ۱۳۱

مسئلہ ۲۷۔ زیور پہننے مردوں کو بلا زیور سونے کے درست نہیں فتح المغیث ص ۱۳۰ و ۱۳۱
منہج در کو ملاحظہ کرو۔

مسئلہ ۲۸۔ دبا عت سے خنزیر کا چڑا پاک ہو جاتا ہے کتاب کنز الحقائق ص ۱۳۱ جلد ۳
مسئلہ ۲۹۔ خنزیر کے جو ٹھٹھے ہیں دو قول ہیں۔ ایک میں لکھا ہے پاک اور دوسرے میں نہیں

سور التکلیب و الخنزیر فقہ قولان و کذا فی ربنی التکلیب و العرق کا السور کنز الحقائق وجید الزمان ص ۱۳۱
مسئلہ ۳۰۔ مال نکو اتہ زیورات میں ہرگز نہیں اور نہ ہی مردار یا بد جوارات اور

نہی عروض میں اگرچہ یہ تجارت کتنے لئے ہوں۔ کنز الحقائق صفحہ ۵۴۔
مسئلہ ۳۱۔ اگر کوئی شخص بلا فرج و دیر کے کسی اور جگہ جماع عورت سے کرے اور انزال

نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ادبیات نع اہلۃ و فقہاء دین الفرج و الذی بد و لم یزل۔ لم یفطر۔
وجید الزمان کنز الحقائق صفحہ ۴۸۔

مسئلہ ۳۲۔ اگر روزہ دار چار پائیہ یا لڑکی یا بالغ یا سوائے فرج عورت یا دیر کے
انزال کیا یا کچھ کھا یا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن کفارہ لازم نہ ہوگا کتاب ایضاً صفحہ ۵۹۔

مسئلہ ۳۳۔ جس عورت سے کوئی شخص نہا کرے تو پھر اس کی لڑکی یا اس کی ناس سے
جماع کرے تو جائز ہے۔ اور اسی طرح بیٹے کی مزنیہ باپ اور باپ کی مزنیہ بیٹے پر حلال ہے

کتاب کنز الحقائق و الزنا لا یوجب حرمت المصاهرة فتعقل للام المزیئۃ و بنتها صفحہ ۶۰
صنف وجید الزمان و قال منیۃ الابن الخ۔

مسئلہ ۳۴۔ صرف و خول سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ تاؤ فیکس انزال نہ ہو کتاب

بلاغ المبین از شیخ محمد بن صفحہ ۳۲۔

مسئلہ ۳۵۔ کہتے اور سور کا لعاب اور انکا جوٹھا پاک ہے کتاب نزول الابرار جلد اول صفحہ ۲۹ و ۳۰ بحوالہ اخبار الفقہ

مسئلہ ۳۶۔ کہتے کہ ہال پاک ہیں کتاب ایضاً جلد اول (یعنی نزول الابرار)

مسئلہ ۳۷۔ کہتے کہ انکا کرفان بڑھنا درست ہے معنی نماز نہیں کتاب ایضاً جلد اول

مسئلہ ۳۸۔ کہتا پانی میں گھرنے تو پانی پلید نہیں ہوتا کتاب ایضاً جلد اول

مسئلہ ۳۹۔ کہتے کہ چٹے کا جاننا اور ٹول بنانا درست ہے کتاب ایضاً جلد اول

مسئلہ ۴۰۔ نوکٹا اور اسکی لعاب پاک ہے نزول الابرار جلد اول

مسئلہ ۴۱۔ مردار اور سور کے بال پاک ہیں کتاب ایضاً جلد اول

مسئلہ ۴۲۔ جس روٹی کے خمیر میں شہاب کی میل ڈالی جاتی ہے وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے جلد اول کتاب ایضاً

مسئلہ ۴۳۔ وطنی فی الدہر کی حرمت ظنی ہے یعنی نہیں نزول الابرار جلد ۲۔ مسئلہ ۴۴۔

لہذا یا سوا اگر کان نکاب میں گھر کر نکاب ہو جائیں تو وہ نکاب پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے

کتاب ایضاً جلد اول از اخبار الفقہ مورخہ ۱۹۱۹ قلمی مضمون مولانا مولوی محمد شریف کوٹلی

نور باد و نقل از باطل و پایہ۔

مسئلہ ۴۵۔ متعذر کرنا نزدیکی بعض صحابہ کے وقت ضرورت جائز ہے نحو دیا لندہ

کتاب نزول الابرار جلد ۲ صفحہ ۳۵ تا ۳۶۔ مسئلہ ۴۶۔ بزرگی مدیہ طیبہ کی آپ کے زمانہ تک تھی

اب وہ نہیں فیض الباری شرح صحیح بخاری مسئلہ ۴۷۔ قرآن مجید کو قافورات میں ڈالنا

بوقت ضرورت درست ہے۔ ایسا ہی اسکو پاؤں کے نیچے رکھکر بلند مکان سے طعنات کر

کر کھانا درست ہے دیکھو تخریق اوراق جلد ۵ از تصنیف غلام علی۔ مسئلہ ۴۸۔ شترک

کی اقتدا نماز میں درست ہے اخبار المحدثین ۱۹۱۹۔ مسئلہ ۴۹۔ راجحہ

کشتن لچمن یا سبزی ہیں کم کو لازم ہے کہ ہم ان کو مان لیں کتاب ہدایۃ المہدی ص ۸۵۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر اجنبی عورت مردوں کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو جائے۔ نماز

اس عورت کی نزدیکی جہود غلام کے نہیں ڈٹتی مسئلہ ۵۱۔ انبیاء و اولیاء

کرام کی مزارات اور بت بزار ہیں ہدایت السائل ص ۳۹ بجلی گر جائی و سانی ص ۵۵

۲۰ بحوالہ از شیخ محمد

مسئلہ ۵۲۔ اب مضاعی کی منکوحہ برسر وضع جائز ہے پرچہ المحدثین مورخہ ۱۹۱۶

مسئلہ ۵۳۔ اگر لڑکی گود میں نہ پڑی ہو یعنی دختر یمینہ سے بچل کر نہ درست ہے دیکھو فی السی

۲۱ ص ۱۱۔

مسئلہ ۵۴۔ خادوں میں باجے بچائے اور گانا گوانا یا سرامیر درست ہیں کتاب نزول الابرار

۲۱ ص ۱۱۔ المحدثین مورخہ ۱۳۳۹۔ مسئلہ ۵۵۔ نقاب رائہ دین و میلاد مبارک

و قیام میلاد و چہلم گیارہویں و ختم خواجگان و اسقاطیت و یار رسول اللہ کہنا یہ سب امور شرک

و بدعت ہیں دیکھو کتاب لوا مع الاوار والسنۃ ضروریہ و پرچہ المحدثین۔

مسئلہ ۵۶۔ سوتیلی دادی کا نکاح پوتے کے ساتھ جائز اور درست ہے اور جو اس سے

لڑکا پیدا ہو۔ وہ بھی صحیح النسب ہے دیکھو پرچہ المحدثین شوال اللہ مورخہ ۱۳۳۹۔

مسئلہ ۵۷۔ مقلدین کو نماز کے لئے امام نہیں بنانا پاب ہے چونکہ نقاب و شترک ہے پرچہ

مسئلہ ۵۸۔ حضرت عمر رضی عنہ نے ہیں کیونکہ انہوں نے ہیں رکعت تراویح کو پڑھا انتقاد

الریح ص ۳۳ تصنیف سید صدیق حسن خان۔

مختصر فہرست کفریہ مولانا ابوالحسن علی دہلوی

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۱۔ اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول نہ کرے یعنی نہ بخشے تو چھو کہ ہمارے

دس بیٹے نکال سے چھو کہ کجوس و سخت دل ہوگا ترک اسلام تصنیف شہداء اللہ دہلوی ص ۳۳

نمبر ۱۲۔ مطبوعہ المحدثین امرتسر ۱۹۱۳۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۳۔ میزان یعنی تراویح کا صاف من وجہ انکار دیکھو ترک طیبہ المحدثین ۱۹۱۳۔

سطر ۲ نمبر ۱۴۔ الفلحہ کا لفظ الموانین سے بدل ہے جسکے یہ معنی برے کہ ہم انصاف سے لکھ

و اس کے علوں کا بدلہ لینگے سورہ انبیاء۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۵۔ یا جوج و ماجوج کی سد موجود ہونے سے صاف انکار ترک اسلام مسئلہ نمبر

مطبوعہ المحدثین امرتسر ۱۹۱۳۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۶۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتہ چکر کہ محروم ہیں اس لئے انکے بدل سے ملو

نکے توڑے ہیں ترک اسلام مسئلہ سطر ۲ نمبر ۸۶ مطبوعہ المحدثین۔

مولوی عبد العزیز صاحب - مولوی بابو الفیض احمد صاحب احمد پوری - مولوی سلطان محمود صاحب طنائی
 مولوی محمد عبد الحق صاحب طنائی - مولوی عبد التواب صاحب طنائی - مولوی عبد الغفار صاحب
 طنائی - تاج کتب - مولوی محمد یار صاحب جوہلی - مولوی عبد اللہ صاحب - مولوی بیخوار صاحب
 مولوی شمس الحق صاحب - مولوی عبد العظیم صاحب - مولوی بشیر صاحب - مولوی عبد الوہاب
 صاحب دہلوی - مولوی منفعت علی صاحب فخر پوری مدرس - مولوی عبد الغنی صاحب فخر پوری -
 مولوی عبد الرحیم خان دہلوی - مولوی احمد صاحب - مولوی عبدالسلام صاحب - مولوی شہدائو الرحمن صاحب
 مولوی فقیر اللہ صاحب مدرسی - مولوی محمد صاحب مدرسی - مولوی محمد ابراہیم صاحب سبباکوٹی -
 مولوی عبد العزیز آزاد لاہور صاحب مہینی - مولوی شمس الدین صاحب گنگوہی - مولوی عبد الرحمن مفتی دیوبند -
 مولوی مر قیص صاحب دیوبند - مولوی عبد اللہ صاحب ٹوکی - مولوی محمد سعید تبارکی - مولوی
 محمد صدیق صاحب پشاور - مولوی منہاج الدین صاحب - مولوی عبد اللہ صاحب مدرس نعمانیہ
 مولوی محمد علاؤ الدین صاحب - گوہر الوداد - مولوی اصغر علی رومی - مولوی عبد الرحیم راولپنڈی -
 خدا بخش بادشاہی مسجد راولپنڈی - محمد عبد الرحیم فاروق صاحب - مولوی احمد گل روٹھ -

نافذین - یہ احباب مولوی ثناء اللہ اور مولوی شمس الدین کی تائید و نصرت و اسلام و اہل بیت و
 اہلسنت جماعت کے دائرہ سے فتنہ سے دیکر خارج کرنے والے سبحان اللہ بھگت کیا ہے - ایسے
 عالم فاضل کی فاضلیت کا اذکار صاحب کو اگر کچھ علم داخل ہوتا تو کبھی نور حسین کے جگہی - عبد الرحیم
 شاہ و عنایت اللہ گجراتی و امام خان سوہدروی و عمر الدین سوہدروی و عمر الدین وزیر آبادی - و امجد علی
 گوہر الوداد و غیرہ جہلا کے کہنے پر خادم شریعت کے درپے نہ جوتا - اور نہ ہی ہندوگان خدا پرست کو
 موت اور نہ ہی کبھی کتب فقہ حنفیہ پر ہندوگان یا مہدو ادرہم بھی پھر ایسی محکمت کیوں اٹھاتے

شعہ

نہ تو مدد ہے ہمیں دنیا نہ ہم فریاد یوں کہنے

نہ کھینچے راز و کرب نہ ہوں رسوائیاں ہر نہیں

لیکن سچ ہے جب سانپ کی موت آتی ہے - تو سستہ میں آسے - مگر وہ طرح کی کھینچنے
 گاہ جاتا ہے - نظریں خادم شریعت خداوند کریم - ناظر کچھ معلق بیان کرتا ہے کہ ثناء اللہ کے
 ساتھ میری کوئی عداوت نہیں - صرف عوام الناس کو اسکے افعال و افعال خفیہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہے
 تاکہ اسکے نام و نذر سے ہمیں اور صراط مستقیم پر قائم رہیں - اور اسکے فتنے سے ہم کبھی اختیار نہ کریں -

تا وقتیکہ یہ شخص اپنے فتنوں سے اغلاط کو صحت نہ کرے - اور تو بہ نامہ شائع نہ کرے -

مختصر سوانح عمری مولوی ثناء اللہ صاحب مرقری

کتاب حق الیقین صفحہ ۲۹۵ تا ۲۹۸ البت حکیم مولوی محمد ابو تراب مولوی عبد الحق صاحب راجپور
 اخبار اہلسنت اور مرقری پانپور ارقام فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کا باپ محمد خضر صاحب عالم
 نہ تھا - ایک عامی شخص تھا - یعنی جاہل نقاسن لغو لہجہ میں اس کا والد فوت ہو گیا - کئی بھائی ہوئے
 یا کسی مادر دہ سے زور گیری کا کسب سیکھا - مدت تک یہی کام کرتا رہا - اس اثنا میں اس کو لکھنے
 پڑھنے کا شوق بھی ہو گیا - تو مولوی احمد اللہ صاحب رئیس الحدیث کے درس میں جا بیٹھا - اور نہایت
 کم دین اور کم جنم تھا - بعد شکل شریعہ ملا جامی و قطبی کتاب وہاں کتابیں پڑھیں - پھر دیوبند آیا - وہاں علی
 عبد اللہ شاگر و مولوی نذیر حسین صاحب کے ہاں کچھ سبق پڑھے - پھر مدرسہ مظاہر العلوم بہار پور
 میں کسی کتاب کا سر لکری کی ٹانگ پڑھا - مدرسہ دیوبند میں جا پہنچے - وہاں سے بھی کسی سال سے
 نکلے - جیسے کہ پہلے تھے لاجس طرح کہ اپنی اخبار میں لکھا کرتے ہیں کہ ہمارے امتنا و صاحب
 بہت کچھ کھجایا کرتے تھے - اور نصیحت فرمایا کرتے تھے - لیکن محمد پران کی باتوں نے کچھ اثر نہ
 کیا - انھوں نے خاصوں اور اخبار الفقیر غریبہ سے استفادہ میں نامہ نگار صاحب ثناء اللہ کو مخاطب
 ہو کر فرماتے ہیں کہ کیا آپ اس نام کو پسند کریں گے کہ آپ کو اسی نام سے یاد کیا جائے جو پہلے
 مشہور تھا - جن دنوں آپ کچھ تھے - اور سنئے بازار کے تھے آپ کو یاد ہوگا - کہ ان دنوں آپ کو کس
 لوگ ایک کچا کھانے تھے - انکے بعض سن رسیدہ حضرات کڑواہاں مسنگہ کے رہنے والے آپ کی
 ذکر کرتے وقت سستہ ہی بولتے ہیں - اور نامہ نگار صاحب فاضل تو بہت کچھ ارقام فرماتے ہیں
 لیکن خادم شریعت جو کسی خاص مصلحت کے ان تمام امور کو چھوڑ کر ایک اور مضمون کی طرف ناظرین
 کو توجہ دلاتا ہے - اور خامکر مولوی ثناء اللہ صاحب اور اسکے ہم مشرکوں کو آگاہ کرتا ہے - اور پوچھتا
 ہے کہ کیا رسالہ احمدی ماموری جو دہلی سے نکلتا ہے جس کا شیلہ لکھنؤ - قاسم علی اور شریعہ اخبار الحق ہے
 تمہاری نظروں سے ایسا گزرا ہے یا نہیں - اگر گزرا ہے تو پھر کس شخص پر ایسا تم نے سکوت
 کر رکھا ہے - یہ کیا دلیری اور جملہ ہے - اور تو خادم شریعت کے لئے اپنی قوم کو آمادہ قتل اور
 بے عزت کرنے کے لئے گھوڑا قلم کا میدان اخبار احمدیت میں بے خوف و بے
 لگام ہو کر چل رہا ہے - اور ادھر بے سکوت ہو اچھا اگر کسی صاحب سے کہنے وہ رسالہ ۱۲ سال سے

چند مرتبہ شایع شدہ نہیں دیکھا تو خادم شریعت اس کی مختصر عبارت بطور خبر خواہی منسلک نمونہ اور خود اسے لکھ دینا ہے۔ بقول شخص نقل کہ کفر نیا نہ دھوھذا

رسالہ احمدی جلد اول نمبر ۵ صفحہ ۸۹ بابت ماہ مئی ۱۹۱۱ء سے ایک مضمون نسبت شمار الہیہ سرور الہیہ پر اس کے بانی طور مقرر ہے کہ مستند نے مضمون میں تین سوال بغرض حصول جواب علمائے اہلحدیث سے کئے ہیں جنکا ذکر فانی اردو لکھی نہیں کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ہندو مذہب حاصل کرنے کیلئے مقرر میں چلا گیا۔ اس کے بعد پوپ کے کاٹنے سے اس کی زوجہ نے ایک بچہ جنا اور مولوی مسعودین شہر کو حاصل کرنے کے بعد علم و فضل سے بھی مزین ہو گیا۔ تو ایسا شخص خدا کے فرم پر امام بن سکتا ہے یا نہیں۔

نمبر ۲۔ چند ایسے شخص جو کچھ میں ناجائز امور کے ترک پر لینے لگی کر رہے ہوں اور ان کے مستند و پادھر سے دوست اسکے ناجائز افعال کے انکباب سے متہم ہو چکے ہوں۔ کہیا ایسے شخص یا مجھ ان کے کوئی شخص دماغے نصرت اسلام کا متعلق ہے کیا ایسے شخص کا فتوے یا ایسے شخص کی اقتدا شرعاً درست ہے۔ ہرگز نہیں نمبر ۳۔ پس یہ سبب تہذیب کے برخلاف ہونے کے نہیں لکھا گیا۔

پس ناظرین اس فرقہ منالہ کے حالات رسالہ مذکور کے صفحہ ۴ سے لے کر صفحہ ۱۰ تک ملاحظہ کر کے غور انصاف کریں اور دیکھ لیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کیسی پاکدامنی کے خیرہ چاہیں ہیں۔ گزندہ اذہاد کہ پردہ کس در و در میلش اندر طعنہ پا کان کند

مسئلہ فرقہ و پابہ کے پیچھے غماز پر خطا ہرگز جائز نہیں۔ چونکہ یہ فرقہ اہلسنت و الجماعت سے خارج ہے۔ اور ضال مضل ہے چنانچہ ان کے غماید و مسائل کی فہرست نمبر وار اوپر گذر چکی ہے اور باقی مفصل ذکر سلطان الفت و قاضی نظامی میں ملاحظہ کر لیں۔

مسئلہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء عظام کی مدار مفہم پر گنبد نہا نامتو متفقہ امتیاز ہے۔ اور اس سے انکار کرنا محض ہمالت ہے اور اسکے جواز پر یہ دلائل ہیں۔ لکھامات الحسن بن علی ضربت اللہ علیہ السلام علی قبرہ مستحق ہے۔ چونکہ فوت ہوئے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ان کی زوجہ صاحبہ نے ان کی قبر پر سال بھر حنیہ کھوار کھا۔ نقل از بخاری باب الجنائز پس اگر یہ نہ گنا جائز تھا تو اس وقت کے بہادران اسلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس فعل سے کیوں نہ اس کو منع کیا یا تو بیچ کی اور کتاب سنی شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۸۹ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

بزرگ ہشت جہش کی قبر پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قبہ کھڑا کیا۔ اور حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر بیت لکھی تھی جس پر نہ وہاں پہاڑ کو کمر اس فقیر شریف سے تجاوز نہ کر سکا تھا اور مرقات مشرح مشکوٰۃ تحت حدیث ان یجھض الغبر کے لکھا ہے۔ وقد اباح المسلم البناؤ قبر المشایخ والعلماء المشہورین لیدرہم الناس ولینرہموا بالجلوس فیہ واما المناضرون فقد استفسوا لہم کتاب شرح برزخ و شامی جلد اول و کشف النور مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۸۹ میں بانی طور مقرر ہے۔ فبناء القباب علی قبور العلماء و اولیاءہم و الصالحین امر ناجز و اذا اقتضیٰ بآلہ القہطیم

اور میزان شعرائی ص ۱۹ میں ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قبر بنانا جائز ہے۔ ہاں البتہ قبر کا اہل دین بچتہ بنانا جائز نہیں۔ چنانچہ قاضی عسکری و غیرہ میں مقرر ہے پس ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ فقیر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام پر قبہ بنانا جائز اور درست ہے۔ اور ان کو گھرانا اور ان کی بے حرمتی کرنا حرام ہے۔ اور منع ہے۔ اور جن حدیثوں سے قہوں کے گرا سہ کا حکم ثابت ہوتا ہے وہ فقیر مشرکین کی عقیدیں جو کہ تصویر کی مشابہت پر مبنی ہوتی ہیں کسی مسلمان کی تشریح نہیں۔ دیکھو کتاب جوہر لکھی۔

اور باقی مفصل ذکر سلطان الفت و رسالہ السیف البتار میں ملاحظہ کریں۔

ہدایات

ہوئے شوق دین کی جس کام میں اور سخن ہو وہ اسلام میں بولتا ہے بدعت اس کو ہر ملاک دیکھئے نجدی دہائی بے حیا اے جیسے سنت جماعت بجا بنو۔ بات نجدی کی نہ ہرگز مانو۔ دائرہ سنت ہے خارج ہے عقین فرقہ نجدی شبہ طمان اللعین۔ فحش و بدعتی علی اراۃ شریعہ سے جواب دہ ہیں کہ یہ اشعار متفق شریعت میں۔ کیا کہلا اور کیدان سے فتوے سے مستند یہ اور چاہیں قاطع کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔

مرثیہ مولوی شہید رضا از قلم مولوی محمد حسن صاحب مرحوم استاد اکل

دوبندی حضرات و ناظرین و مناظرین ذرا غور سے ملاحظہ فرمادیں۔ ...

میں سے زمانا پہنچا فلک پر چھوڑ کر سنبھو
 اکی کیا کریں کیونکہ سنیں وہ لوح داؤدی
 حلق دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم بارب
 رقاب اولیا کیوں غم نہ ہو میں آپ کے آگے
 خدا ان کا مربی وہ مرنے سے خلافت کے
 ہند ہر کو آپ مایل تھے اور ہر حق بھی دائر حق
 ہدایت جس نے ڈھونڈی وہ سہری جگہ پورا گرا
 ہوسینہ جس کا مصلح نبوت کیلئے مستکرا
 چہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جاوے تھے حضرت
 شہید و مصلح و صدیق ہیں حضرت باقی اللہ

رہے منہا بھی مناسب تو بعد ظاہری کیا ہے
 ہمارے قلب کعبہ ہو تم دینی و ایسا فی

مکتبہ لاثانیہ

سے علم اہلسنت پر طوی کے علاوہ ہر مکتب فکر کی کتاب مثلاً تفسیر الناس براہین قاطعہ انتہاب الثقب
 تذکرۃ الشہداء کتاب التوحید و کلیات امداد بہ تفسیر محمدی فقہ محمدی تفسیر نعیمی ترجمان و طبع اشہد انوار
 چستان اور دیگر کتب شریفہ فیصلہ مکہ بیروزی قصائد قاسمی و غیرہ کتابیں طبع شدہ مصر ایران برطانیہ و یونان و پاکستان کے
 چند نسخے قابل فروخت ہیں آج ہی طلب فرمائیں۔

سلطان الفقہ المعروف فتاوی نظامیہ

گیارہ جلد ہیں تمام مسائل عبادت و معاملات مثل طلاق و نکاح و استقا و استدعا و چہلم
 و گیارہویں خطیفہ و فقہ حنفیہ و فقہ مالک و اسلام و دیگر ہر طرح کے مسائل کو بدلائل قاطعہ قرآن مجید
 و احادیث شریفہ سے ثابت کیا گیا ہے اسکی موجودگی میں کسی مفتی یا عالم سے فیس نہ لیکر فتویٰ
 طلب کر سکتے ہیں ضرورت نہیں رہتی اور علاوہ ازیں تمام مذاہب باطلہ مثلاً شیعہ و یائے مرقاوی
 چکراوی و عیسائی کا بھی بطریق سوال و جواب بڑی سلیسگی سے معاصر علماء کے کتب ہجرا صفحہ
 و سطر وید کی گئی ہے زبان اردو سلیس و عام فہم ہے ایسا جامع فتاویٰ سے دنیا بھر میں نہیں مل

لما نظر علیک اس میں ہر طرح کے مسائل موجود ہیں لہذا ہر مومن کو واجب ہے کہ اس کو اپنے
 اس کے خصوصاً امان مساجد و مناظرین و مقربان شرع منین و عامہ مسلمین و ذوالعقلین کو نہایت
 ضروری ہے۔ قیمت گیارہ جلد مکمل ٹیکہ فی جلد ۲۰ روپے گیارہویں جلد ۱۰ روپے حاصل ڈاک بذمہ خریدار
راہ عرفان - قیمت ۲۰ روپے **کشف الاسرار** فارسی مع شرح اردو

تہذیب دانی جدید کلاں قیمت ۲۰ روپے **کنج الاسرار** فارسی مع شرح اردو

تحفہ محبوب سجانی شیخ عبد الرحمان علیہ الرحمۃ قیمت ۱۰ روپے

حقیقت مذمت شیعہ ہر چار جلد جس شخص سے پاس یہ کتاب ہوگی وہ کبھی شیعہ
 سے پار نہیں کھائیگا کیونکہ اس میں پوری پوری حقیقت مذہب شیعہ مع حالہ صفحہ سطر
 کتاب شیعہ عبارت درج ہے۔ زبان سلیس اردو قیمت ۱۰ روپے حاصل ڈاک بذمہ خریدار
بحم کا گولہ برافضی قولہ یہ کتاب اپنے نام سے موصوف ہے قیمت ۲۰ روپے

مکتبہ جواب رد مظاہرہ ۲۰ روپے **تہذیب دانی بر قلعت ثانی** قیمت ۲۰ روپے

تہذیب دانی بر قلعت قادریانی - ۲۰ روپے **کشف المغیبات** قلمی عبد القادر
 الشیلوات یعنی از القول الجلی فی رد صیغ علی ۲۰ روپے **نظم الغمام** فی عدم جواز فاسخ خلاف الامام
 ۲۰ روپے **الکام فی احکام اللہ و الشوارب** ۲۰ روپے
 دیوان شریف حضرت بابا محمد رحمۃ اللہ کل فارسی ترجمہ اردو ۲۰ روپے

کلیہ التوحید حضرت سلطان بابا محمد **عین الفقر** عظیم شایع ہوئے والا

اصلاح الطالبین ۲۰ روپے **غوثیہ** قیمت ۲۰ روپے **رسالہ روحانی** فارسی مع شرح اردو
 مذکورہ بالا پتہ سے بذریعہ دی پی منگوائیں

عِلْمًا اِهْلَسْت بریلوی کی تصانیف کے علاوہ

مکتبہ لائبانہ

کی دیگر کتب

- علماء اہل سنت کی لغتیں : قیمت ۵۰-۲
- کلام محبوب المعروف سیرا کلام (زیر طبع)
- انکشافات دیوبند (زیر طبع)

مُرتبہ

قاری محمد نذیر احمد نقشبندی

(خادم) - استناد عالیہ - لائبانہ حسینیہ علی پور سیدال شریف

صلیٰ کا پتہ

مکتبہ لائبانہ

نزد ڈارمل - سرگودھا روڈ گجرات

وَمَنْ يُضِلْ فَلَنْ يَحْدِلَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا

کرامات امیر الملت

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا

(تفہیم حقیقت)

حاجی نزاہد حسن فریدی ایم اے

ناشر

قاری محمد نذیر احمد نقشبندی

مکتبہ لائبانہ

(مالک)

نزد ڈارمل - سرگودھا روڈ گجرات

مکتبہ لاثانیہ کی دیگر کتب کے علاوہ فہرست

آستانہ عالیہ علی پور سیدان شریف کی کتابیں
انوار الثانی - ضیاء الدنیا کی کتابت و میر الملت
ملفوظات امیر الملت مولانا محمد امجد علی دہلوی
انوار شریفیت اور دیگر انوار شریفیت

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی کتابیں
مہر مفسر مکتوبات ملفوظات - مرآۃ العرفان
سبب حشمتی - وظائف حشمتیہ اور دیگر

مفتی احمد یار خاں نعیمی
بازار الحق مکمل - فتاویٰ نعیمیہ - رسائی نعیمیہ
فتاویٰ احمدیہ اقتدار احمد خاں شان عباسیہ خاں درگاہ

علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی
سراج النبی میلاد النبی - التبیان فی تفسیر
مفادات کاظمی اور دیگر

صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب
مفادات بہت مفادات صحابہ و مفادات دیار
حاکم کر بلا بیاض اکثر بہ زندگی المعراج و ہنماں
اللہ کے شہر - کفر بنیہ -

مولانا محمد شریف صاحب نوری
بارہ تقریریں - افکار و سیاحت دیوبند -
عرب کا مسافر گیارہویں شریف مسائل فضائل
روضان شریف - بارہ تقریریں سندھ اور دیگر

مولانا نظام الدین ملتانی شہ وزیر
تہذیب و تہذیب شہر ملتانی غفائر علماء اور
القول الخلی رنی اور حسین علی اور دیگر

مولانا محمد عمر چھوڑی
مقیاس الحقیقت مقیاس دیوبند مقیاس
مقیاس نور اور دیگر مقیاس

مولانا محمد اللہ دتہ صاحب
تہذیب و تہذیب الحاضر و الغابر تہذیب
علماء اہل سنت کی نظر میں بیحد قومی اتحاد
محمد ابراہیم صاحب صائم حبیب
کے لئے کتب - خازن جنت - گیارہویں
ایمان الوطامہ - شہید ابن شہید - البتول
مفتی کی کتابیں اور دیگر

علماء اہل سنت کی کتب مرتبہ نقشبندیہ
کلام محبوب یعنی پیار کلام مرتبہ نقشبندیہ
مناقب و دو طے مرتبہ نقشبندیہ رزویہ
انکشافات پوینہ خیر کے بیٹے میں مرتبہ نقشبندیہ

ان کے علاوہ ہر کتب فکر کی نادر
نایاب کتابوں کا مرکز

(۱) مکتبہ لاثانیہ نزد ڈار مل - سرگودھا روڈ - گجرات
(۲) مدرسہ جماعتیہ حیات القرآن - پاپڑ منڈی - لاہور

اصحیٰ و نسیم علی رسولنا اکبریم - نسیم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ہے کہ پڑانے بادر قرار تو اٹھتے جاتے ہیں اب کہیں سے آپ بقا
یہ - بعینہ پڑانے علماء اہل سنت و جماعت اور عمر سنی حضرات تو حضرت
جناب مولانا نظام الدین ملتانی شہ وزیر آبادی مرحوم و مغفور کو تو
یہ ہیں البتہ نئی پود ان شے نام اور کارناموں سے متعارف نہیں ہے
یہ شہر و تقریر سے مذہب حق اہل سنت و جماعت کی صیانت
یہ مذہب و فرق باطلہ کی تردید و ابطال میں سبکدوشی مناظرے جیتے -
یہ کتابیں تصنیف فرمائیں - جن سے فرق ضالہ کی فلعی کھولی گئی اور
یہ مذہب کا ابطال فرمایا - افسوس کہ خوب درخشید و لے شعلہ
کے مصداق بہت جلد آپ کا آفتاب عمر نصف النہار سے فوراً پرہ
پہا گیا - اور ان کی تصانیف مطبوعہ و غیر مطبوعہ نایاب ہو گئیں میر
صاحبزادہ منظور الحسن صاحب قادری مدوری مولانا مرحوم کے فرزند
سب گدا اپنے والد مرحوم کی وفات کے وقت کم عمر تھے - اس لئے
والد مرحوم کے علمی اثاثہ اور تصنیفی ورثہ کی حفاظت نہ کر سکے - چہاں میں
خانگی ذمہ داریوں کا کورہ گراں آن پڑا جس سے عمدہ ہر آہونا ہر
کام نہیں ہوتا - پھر بھی وہ اپنی خانگی ضروریات سے متخل ہونے
ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے - اور کسی نہ کسی طرح دارالعلوم
اسلام بریلی شریف کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے - مگر مالی
ان نے تصانیف و الہام کو دوبارہ زیور طبع سے آراستہ کر لیسے باز رکھا -
میرے مولانا صاحبزادہ منظور الحسن صاحب جیسے ہی عزیز ستاری
راحمہ نقشبندی جو مکتبہ لاثانیہ کے پروفیسر ہیں - ان سے میں
دیکھا - کہ اگر حضرت مولانا مولوی نظام الدین صاحب ملتانی مرحوم کی تصانیف
طبع ہو جائیں تو اس سے ایک تو مولانا کا علمی سرمایہ بصورت صدقہ جاریہ
ہے گا - دوم عوام اہل سنت و جماعت کو ان کے مستفیض ہونے کا موقع ملے گا -

میرے اس مشورہ پر قاری صاحب نے کہا کہ ابتدائی طور پر مذہب چوتن چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھا چھاپ کر دیکھ لینا ہوں اگر عوام اہل سنت سے انہیں پسند کیا اور ان کی مانگ بڑھ گئی یا دوسری تصانیف کا تقاضا ہوا تو پھر دیکھا جائے گا۔ اس پر میں نے صاحبزادہ منظور الحسن صاحب کی طرف سے خود اپنے طور پر رجمیر سے اور ان کے دیرینہ و قدیمہ مراسم کی وجہ سے ہمارے درمیان پر انہیں اجازت دے دی۔ کہ یہ کار خیر ہے اس کا آغاز بنام خدا کریں اگر دیگر تصانیف کی ضرورت یا تقاضا عوام کے پیش نظر ان کو طبع کرانے کا موقع آیا تو پھر براہ راست صاحبزادہ صاحب سے آپ کی اجازت حاصل کر لیں۔ میری اس نیتیں دہانی پر قاری صاحب نے یہ تینوں پمفلٹ

۱۔ کبریاۃ برقعہ شتائی

۲۔ القول الجلی فی رحسین علی

۳۔ عقائد علمائے دہلیہ

چھپوائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر اور پڑھنے والوں کو انتفاع و

فی الایمان والعمل عطا فرمائے آمین

بجاء الشیخ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ

اجمعین الی یوم الدین

سید شبیر احمد گیلانی نظام آبادی

نائب صدر اول جماعت اہل سنت ضلع گجرات

حال مقیم نارووالی محلہ گیلانی سادات ضلع گجرات

فارغ التحصیل جامعہ رضویہ دارالعلوم مظہر اسلام محلہ بہاری پور

مسجد نبی بی جی مرحومہ۔ بریلی شریف (انتہا)

۵/۲۹ - ۶ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ روز المیان افروز مسجدی سوات

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ط

کشف الغیبات

لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

المعترف به

القول المجمل
في ركن حسين علي

وعقائد علمائے دین

از تالیف علامہ محمد نعیم الدین مرادوی حنفی نظام الدین صاحب کتب فی معنی فارسی سرودی از قلم حضرت سلطان محمد علی دہلوی

حسب فرمایند

حضرت حاجی محمد رفیع زبیر العلماء والفضلاء حضرت پیر محمد علی صاحب کتب علی پوری مدظلہ العالی

مکتبہ الاثابہ

صوبہ فارسی، اردو، تالیف کتابوں کا مرکز، بارعایت خسرید سرمدی

ملنے کا پتہ :- نزد ڈارمل سرگودھا روڈ، گجرات، پاکستان

سوال

مؤرخہ اور راجع الاول مسئلہ مولوی ابوبہیم گجراتی مدرس زمیندار اسکول نے موضع انکوال جلسہ میلاد شریف میں روبرو مولوی عبدالغفر نے دیاں اللہ وقتہ وغیرہ کے کہا کہ نبی علیہ السلام کو علم جمیع کائنات کا بالکل نہ تھا۔ قرآن مجید اس پر شاہد ہے۔
 مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ بَلْ بَرِئْتَ خِزْيِ
 سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض قصص انبیاء علیہم السلام کا علم نہ تھا۔ ورنہ
 یہ کیوں حکم تو **جواب** از مادہ شریعت بروی جی اس آیت کریمہ سے ہلکے آگے نہ بڑھیں گے۔
 علیہ وآلہ وسلم کے علوم جمیع کائنات کی نفی ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے
 کہ نبی بواسطہ وحی ملی کے آپ کو قصص بیان بعض انبیاء کا نہیں کیا۔ یہ کوئی دلیل علم نفی ہونے
 کی نہیں ہے۔ یکہ اللہ تعالیٰ نے بواسطہ وحی حق کے آپ کی ذات والاصفات پر انکے تمام حالات کو
 واضح کر دیا ہے۔ چنانچہ نزوات شرح مشکوٰۃ قبلہ اول صفحہ ۵ میں طرہ ہے **هَذَا الْآيَاتُ فِي تَوَدُّعَانِ**
وَأَقْدَمَ أَوْسَلَتْ أَوْسَلَتْ مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ
 لان المنفی بوالتفصیل والشاہد ہوا لاجمال ادا لنفی سقیقہ وبالوحی الحق والشریعت متعقبات
 بالوحی الحق۔ اور مادہ اسکے ہائے آگے نامادہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک لکھ چوبیس ہزار جی میں
 نہیں تین سو ہزار رسول ہیں۔ ہندو تعداد فرماتا آپ کی ذات کا آیت کی صفائی میں نہ کہتے کیونکہ
 ہیں نفی تفصیل کی ہو لیکن اجمال ثابت ہے اور یہاں پر عقیدہ وحی ملی ہے۔ نہ نفی وحی حق۔ اور تعداد ہندو
 پر یہ حدیث شاہد ہے کہ صحابی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دریافت کیا۔ یا رسول اللہ کھروار عتہ الانبیاء
 تا کی حاتمہ العقب وبعثت اللہ بالرسول من ثلاث نفلت مائتہ وخمسة عشر جماعہ غفیرا نقل از مشکوٰۃ
 باب بعد الخلق فصل ۲ دریافت کیا صحابی نے یا رسول اللہ کتنا شمار ہے انبیاء کا۔ فرمایا حضور نے ایک لاکھ ہند
 چوبیس ہزار۔ اور رسول ان میں سے تین سو ہند ہیں۔ یہ ایک ٹیڑھی جانت ہے۔ اور ذاتی اکثر انبیاء علیہم السلام کے
 حالات کتب تواریخ میں سطور میں لکھا کہ قرآن مجید میں بذریعہ وحی ملی کے ظاہر نہیں ہوتا وہ والعلیہم علیہم

یہ عام غرضت ہے کہ قرآن کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی نے اس سے زیادہ کہا ہے تو اس سے احتیاط کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استفتاء

کیا قرآن میں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں جبکہ یہ عقیدہ ہو۔ کہ
 صاحب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مقدمات کو جانتے تھے۔ ہر ذریعہ جھوٹی ہوا جھڑی
 اسی ہو یا مستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھی اور تمام انبیاء و پرانے کا علم محیط ہے یا اس
 شخص کا یہ اعتقاد کسی دوسرے نبی کے حق میں ہو یا ایسا اعتقاد کسی شخص کا دنیا یا فرشتوں کے
 حق میں ہو۔ ایسا شخص جو معتقد اعتقاد مذکور کا ہو مصیب ہے یا غلط ہے۔ توفیر؟

الجواب

اعتقاد مذکورہ شرک ہے۔ اور خلاف کتاب اللہ و احادیث نبویہ و اقوال مجتہدین و اجماع امت کے
 ہے۔ جو شخص معتقد اعتقاد مذکورہ کا ہو۔ وہ اگر امام مسجد ہے تو اسکے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ اگر
 دینی پیری کا ہے تو اس سے بیعت مکروہ حرام ہے۔ مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ایسے شخص کیب کبھی معاملہ و
 اختلاف نہ کریں۔ نبوت قرآن شریف کے قائل اللہ تعالیٰ نے فی کتبہ برانجید پارہ نہم سورہ اعراف
يَسْتَكْبِرُونَ وَلَكِنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ مَنْ سَمِعَ قَوْلَ رَبِّهِمْ عَلَّمَهُمُ الْكِتَابَ وَتَوَدَّدُوا الْآلِهَةَ مَا جَزَى
 وال کہتے ہیں مجھ سے کہے محرقیات کے متعلق کہ کتب خاتم ہوگی یا کہہ سے تو اسے مجھ سوا اسکے نہیں کہ
 علم کا یہ کسی کے نزدیک ہے۔ ہمیں نظر ہوا کہ اس کو اپنے وقت سپر گرا اللہ تعالیٰ نے (پارہ نہم سورہ شہد
قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَلْهَمَ الْإِنْسَانَ الْقِيَاسَ وَالْإِيمَانَ تَتْلُو آيَاتِهِ وَلَوْ كُنْتَ تُعْلَمُ الْغَيْبُ
لَآتَيْتَهُ الْكُتُبَ مِنْ أَمَّا الْخَيْرِ وَمَا مَشَى السَّيِّئُ وَتَرَجَمَ اسے محمد کہہ تو نہیں بلکہ میں واسطے نفس
 اپنے کے نفع اور نقصان کا۔ مگر وہ جیسا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اگر میں غیب کو جانتا ہوتا۔ تو البتہ اپنے لئے
 اور دین کے لئے تمام اسلحہ مسلحہ لانزوا کرتا مگر علیہ السلام نے انصاف و عدل سے اسلحہ متفق ہوا ہوا

کیجئے۔ چنانچہ کتاب اشعۃ القمات جلد اول باب المساجد میں حدیث موجود ہے کہ کھجک پتی فرمائی کہ شعی و عرقہ کے پس ظاہر شد و روشن شد مراہر جہ از علوم و بحسب غم ہمارا۔

حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایت رقی عن دجل فی تحسن صنوۃ قتال فیم یختصم المذاکر الاکمل قلت انت اعلیٰ قال فوضع قدمی ما بین کتفینی فوجدت برہما بین یدی تعلمت ما فی السموات والارض۔ یعنی فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ دیکھو میں نے سب اپنے کو بہترین صورت میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس چیز میں کھجک کرتے ہیں فرشتے مقررین۔ کہا میں نے کہ تو دانا ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے۔ پس رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ درمیان کندھوں میرے کے۔ پس پائی میں نے سوئی درمیان سینے اپنے کے۔ پس جان لی جس نے وہ چیز کہ تھی بیچ آسمانوں اور زمین کے انہ

پس اس حدیث کے تحت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب اشعۃ القمات جلد اول صفحہ ۷۵ میں بایں طور انعام فرما کرتے ہیں اس بتولے کی بیچکئی کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔ فرمود فقہانست صافی السموات والارض پس ما یستم ہرچہ در آسمان بود و ہرچہ در زمین بود عبارت است از وصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ ان انہ اور کتاب مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ جلد اول صفحہ ۳۴۷ کی عبارت فاضل مراد یاد رکھنا چاہیہ میں یوں نقل کرتے ہیں کہ علمت ای بسبب وصول ذلک الفیض ما فی السموات والارض یعنی ما اعلمہ اللہ تعالیٰ فیہا من المذککۃ والا شجار وغیرہما عبارت من سعۃ علم الذی فتحہ اللہ بہ علیہ وقال ابن حجر المذککۃ من الکائنات التي فی السموات بل وما فوقہا کما یستفاد من قصۃ المعراج انہ

اور نیز تلامذہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۷۵ کے تحت حدیث بخبر کہ ہماضنی وما ہو کائن کے اسطرخ تحریر فرماتے ہیں بخبر کہ ہماضنی ای ہماضنی من ذہب الاقلین من قبکم وما ہو کائن بعد کہ ای من انبیاء الاخرین فی الدنیا ومن احوال الخیرین فی العقب

اور نیز کتاب صلی العقد فی شرح برہ میں حضرت تلامذہ علی قاری اسطرخ تحریر فرماتے ہیں و انہ علوم ہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تنقسم الی الکلیات والجزئیات وحقائق وعارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلومہا یکون فہما عن محور علمہ وحرقا من سطور علمہ الخ یعنی روح و قلم کے علم کا حال آپ کے علم کے سامنے اسطرخ پر ہے کہ آپ کے علوم متنوع ہوتے ہیں کلیات و جزئیات و حقائق و معارف و عارف و کجیہ و کہ ذات و صفات کے متعلق ہیں اور روح و قلم کے علوم آپ کی ذات والصفات کے علوم کے سمندروں سے ایک ہر ہیں۔ اور آپ کے وسیع علوم کی سطروں میں سے ایک حرف ہیں۔ اور صاحب روح البیان صفحہ ۳۷ میں نیز یوں تحریر فرماتے ہیں قال یشیخنا الاعلمۃ انشاء اللہ بالانکسار فی لسانہ الرحمۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علم الا ولبا ومن علم الاشیاء بمنزلۃ فقل من سبعة البحار وعلی الانبیاء من نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ والمنزلۃ وعلیہ نبینا من علم الحق سبعا عشر بمنزلۃ والمنزلۃ الخ یعنی خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ علم انبیاء کا انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں سات مندرجہ میں سے ایک فطرہ ہے۔ اور علم تمام انبیاء علیہم السلام کا بمقابلہ علم انصہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسا ہی ہے۔ اور علم انصہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بمقابلہ علم خداوند کریم کے ایسا ہی ہے۔ اور اسی تفسیر میں ہے۔ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت قطرۃ علی من ماکان وما سیکون یعنی تحقیق فرمایا انصہر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ معراج کی رات کو میرے خلق میں فطرہ پکایا گیا نہ جب جانا میں نے جو کچھ پہنچا تھا۔ اور جو کچھ آئندہ ہوگا۔

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ تحت حدیث انی لاعرف باسماءہم تلامذہ علی قاری باینطور انعام فرماتے ہیں نبیہ صر کوثر مع المعجزات دلالت علی ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا الخ اور تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۳۷ اسطرخ صریح نیز اسطرخ سطور ہے۔ وکن اصا علیہ محیطا بجمیعہ المعلومۃ والنبیۃ المکوفیۃ

کہا جائے فی الحدیث الاختصاص المملوکہ اندھا فال فوجہم کفہ بین کثیری فوجہات یہوہا بین ندی
نعلمت علم الاولین والآخرین وفی دعا بایہ علمہ ما کان وما سیکون الخ یعنی انحصار علی الصلوۃ
والسلام کا علم تمام غیبیات تکوینیہ محیط تھا۔ جیسا کہ حدیث اختصاص ملائکہ میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے بہت قدرت و رحمت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ اور اس کی
تفسیر میں نے اپنی چھاتی میں پائی پس مجھ کو علم اولین و آخرین حاصل ہو گیا۔ اور ایک روایت
میں ہے کہ گذشتہ اور آئندہ کا علم بھی حاصل ہو گیا الخ

پس ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو علم جمیع کائنات تکلیف و جزئیات جو علم الہیہ کے آگے ایک قدرہ ہے۔ جو انتخاب
کے سامنے۔ اور ایک نظر جو سمندر سے ہو عطا فرما دیا۔

اور اگر مخالفین دشمنان دین کی ان دلائل سے تسکین نہیں ہوتی تو مرد میدان بکرا نہیں۔ اور
مختصر دلائل قرآن مجید سے بھی ملاحظہ کریں:-

آیت نمبر ۱۰۔ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
یعنی وہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ ظاہر نہیں کرتا اپنے علم غیب کو کسی پر لیکن اپنے پسندیدہ
رسول پر فائدہ پہنچانے علی بعض الغیب (تفسیر عباسی)

آیت نمبر ۱۱۔ وَمَا تَقُولُ عَلَى الْغَيْبِ بِخَبْرٍ مِنْ دُونِكَ أَلَيْسَ بِكَ الرَّسُولَ حَقَّ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْغَيْبِ بِخَبْرٍ مِنْهُمْ (جلالین)

آیت نمبر ۱۲۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ كِتَابَ الْغَيْبِ وَإِنَّمَا يَجْعَلُ اللَّهُ بَعْضَ شَيْءٍ
مِنْ شَيْءٍ آخِرًا (سورہ آل عمران مرقی)

آیت نمبر ۱۳۔ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (سورہ آل عمران مرقی تفسیر ضیاء)
صفحہ ۱۲۱ ما ذکرنا من القدر من الغیب و

آیت نمبر ۱۴۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورہ نسا)

یہ خازن یعنی من احکام الشرع وامور الدین وقیل علمت من علم الغیب ما لم تکن تعلم
بل معناه وعلمک من خفیات الامور واطاعات علی ضمائر القلوب من احوال المناقبین الخ
آیت نمبر ۱۵۔ وَكَذَلِكَ يُرْسِلُ عَلَيْنَا سَحَابًا مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّهِمْ
یعنی تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۲۳۲ میں بایں الفاظ تخریر فرماتے ہیں:- یعنی وابشد رسول شہا
ما شاہد زیرا کہ او مطیع بنوریوت برتہ ہر شہدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من
سیدہ و حقیقت ایمان او حبیبیت۔ و مجاہدیکہ مدال از ترقی محبوب ماند و ہست کہ از ہست
اس او مینساہد گناہان شمارا و در جانت ایمان شمارا و اعمال شیک و بدر شمارا و اخلاص
و وفاقی شمارا و لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع مدح بہت مقبول و واجب العمل ہست
و آنچه او از فضائل و مناقب حاضرین زمان خود مثل صحابہ و اہل بیت از و اج و غائبان
الزمان خود مثل اویس و صد و مہدی و مقتول و جال یا از معائب و حاضران و غائبان ہر گز
استغناء نہیں واجب ہست و ازین است کہ در روایت آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع
میا سازد کہ ظانی امور دنیہ کند و ظانی چنان تار و زیامت او اسے شہادت تواند کرد۔
التفسیر معالم التنزیل و تفسیر حسینی و کتاب صحیح بخاری کتاب الفتن باب التوفی صفحہ ۱۰۵
طبعہ کریم دہلی۔ و تفسیر خازن جلد اول بمضمون واحد با لفاظ مختلف با بیظور مستور ہست
کہ لایزال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے روبرو پیش کی گئی میری امت اپنی اہل منزلت
میں جو نبی میں بھی جیسا پیش کی گئی روبرو آدم علیہ السلام کے پس تب میں نے جان لیا ہر ایک شخص کو جو میرے
ساتھ ایمان لا بیگا۔ جو نہ ایمان لا بیگا۔ پس یہ بات منافقوں کو پہنچی۔ پس انہوں نے ہنسی کے
طور پر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دھو سے کرتے ہیں کہ میں جانتا ہوں اس شخص کو جو میرے ساتھ
ایمان لانا ہے اور جو کافر رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اب تک پیدا بھی نہیں ہوا۔ حالانکہ ہم ان کے
ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ ہم کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ اور اب تک انہوں نے ہم کو جانا ہے۔

لہذا افاضتہ الجمع فی کلام الخضرین مقید الاستغراق

یہ سنا فقہین کی اس گفتگو کی خبر آپ کو پہنچی۔ پس آپ فوراً منبر پر تشریف فرما ہو گئے۔ اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ وہ لوگ کون ہیں جو میرے علم غیب پر طعن کرتے ہیں۔ پوچھیں مجھ سے جو کچھ مجھ سے چاہتے ہیں قیامت تک کے حالات میں ان کو سب کچھ بتا دوں گا۔ پس کھڑا ہوا عبد اللہ بن خدا فہ (کہ بعض لوگ اس کے باپ کے بارے میں شک کرتے تھے) اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا باپ خدا ہے۔ اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم را معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے جو ہمارا رب ہے اور اسلام سے جو ہمارا دین ہے امت الخ

اور کتاب فشرح شفا حضرت ملا علی قاری صاحب صفحہ ۴۴۱ جلد اول میں فرماتے ہیں کہ آپ نے تعداد منافق مردوں اور عورتوں کی فرمادی۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ منافق مرد تین سو تھے۔ اور منافق عورتیں ۷۰ انھیں۔ اور کتاب منہاج البتوت ترجمہ مدارج النبوت صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸ جلد اول میں معنی صاحب باخطور تحریر فرماتے ہیں کہ

دکتر میں گیا وہ سر و آزاد
 نہ رہے علم و زہد و فضل نہ رہے قر
 یہ اُمّی عالمِ علم لدنی ۔
 ہے علام الغیوب اسکا معلم

معلم کی رہائش سے آزاد
 نعلیٰ مشائخ الشہ اکبر
 بمعنی عالم و ظاہر ہیں اُمّی
 وہ آپ عالم کے عالم کا معلم

اور محقق علامہ صاحب مراتب اللہ فیہ صفحہ ۱۵۳ جلد دوم میں حدیث نقل کرتے ہیں
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد رزقكم القرآن العذب
فانظروا اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كما تملوا انظروا الى كفى هذه
یعنی روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ قرآن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
شخصیتیں اٹھائی کئی میرے لئے تمام دنیا کہ میں اسکو دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ سنیں لیا مت کہ کفر اور

[illegible]

کہ جب ان لوگوں نے کہا کہ رسول خدا غیب کی بات کیا جانے کے کہنے پر کا فر بن گئے
جیسا کہ **قَدْ كَفَرَ كَافِرًا كَثِيرًا** ایسا ہی ہے۔ تو پھر ان کے مسلمان جو
بیدھر کہہ دیتے ہیں کہ علم غیب کی رسول اللہ کو کیا خبر ہو تو اس کا کہنے سے کس طرح اور کس قدر
کا فر نہیں ہو سکتے ضرور یہ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو ایسے عقیدہ سے بچائے اس نعمت میں

اور ناظرین جو آیات فاضل و دلدارہ نے فقیہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
تحریر کی ہیں ان کا جواب بھی عرض کیجئے۔

بے شک ہے نہایت محسن بے ناموس کی پانچویں ہوتی ہے کم شمع بے فانوس کی
ناظرین ہمارے محققین اہل سنت و الجماعت کے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ علم غیب
قسم پر ہے علم غیب استقلالی یعنی ذاتی۔ اور دوسرا علم غیب عطائی و وہبی و رضائی علم غیب استقلالی
ذاتی خاص خداوند کریم لا یشاء کیلئے ہے۔ اور دوسری قسم علم غیب اضافی یعنی وہبی انبیا و اولیا
کرام کو اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے و عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۵۵ میں
آيَةُ الْيَسُوعَ بِالْغَيْبِ کے سطر پر۔ **قَوْلُ الْجُمْهُورِ الْمُفَسِّرِينَ أَنَّ الْغَيْبَ هُوَ الَّذِي يَكُونُ غَائِبًا**
عَنِ الْحَاضِرِينَ ثُمَّ هَذَا الْغَيْبُ يَنْقَسِمُ إِلَى مَا عَلَيْهِ دَلِيلٌ وَالْمَا لَيْسَ عَلَيْهِ دَلِيلٌ الخ اور دوسری
جگہ اس کے آگے فرماتے ہیں **فَإِنْ قِيلَ افْتَقَرُوا إِلَى الْعِلْمِ بِالْغَيْبِ أَمْ لَا قُلْنَا قَدْ بَيَّنَّا أَنَّ**
الْغَيْبَ مَنْقَسِمٌ إِلَى مَا عَلَيْهِ دَلِيلٌ وَإِلَى مَا عَلَيْهِ دَلِيلٌ نَحْنُ سَمِعْنَا تَعَالَى الْعَالَمَ بِهِ لَا غَيْبَ وَأَمَّا الَّذِي
عَلَيْهِ دَلِيلٌ فَلَا يَمْنَعُ أَنْ تَقُولَ لَعَلَّ مِنْ الْغَيْبِ أَيْ مَقْشُورٍ مَجْهُورٍ كَيْهَ قَوْلِهِ كَرِيمٌ شَيْءٌ مِنْ حَقِيقَتِهِ
حَاضِرٍ غَائِبٌ بِمَجْهُورٍ و قسم پر منقسم ہے۔ ایک وہ جو چھپا ہوا ہے۔ اور دوسرا وہ چھپا ہوا نہیں
پس اگر کہا جائے کہ انسان بھی غیب جانتا ہے۔ یا نہیں۔ تو ہم جواباً کہیں گے کہ ہم نے اس بات کو واضح
کر دیا ہے کہ غیب دو قسم پر منقسم ہے۔ ما علیہ دلیل و ما لا علیہ دلیل پس چھپا ہوا نہ ہو وہ خاص
ذاتی استقلال اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور چھپا ہوا نہ ہو۔ وہ اضافی یعنی عطائی ہے جس کو

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے جسے پسند فرمائے۔ عطا کر دے۔ یہ کسی کے لئے ممنوع نہیں
پس جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات والا صفات کے لئے فقی علم
غیب خود بخود خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرمائی ہے۔ وہ محض کسر نفس اور عبودیت
کے اقرار کرنے پر مبنی ہے۔ چنانچہ تفسیر عرکس البیان و تفسیر کبیر و تفسیر فائز جلد ۲
صفحہ ۱۳ میں بذیل آیت **قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِلْمٌ خِزَائِي** اللہ **وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ** کے
تفسیر کر دی ہے۔ **وَأَمَّا لَفِي مِنْ لَفْظِهِ الشَّرْفِيَّةُ هَذَا الْأَشْيَاءُ نَوَاضِعًا لِلَّهِ تَعَالَى وَاعْتَدَا**
بِالْعَبْدِيَّةِ۔ یعنی آپ نے ان اشیاء کی لفظی محض اس لئے فرمائی کہ انکو بارگاہ ایزدی میں توفیق
و توفیق دے دے۔ اور اپنی عبودیت کا اقرار کرنا۔ اور اسی جلد صفحہ ۷۷ تحت آیت
وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ کے نیز اس طرح پڑ ہے۔ **قُلْتُ يَجْتَمِعُ أَنْ يَكُونَ**
قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبِيلِ التَّوَضُّعِ وَالْإِدْبَارِ بِكَذَا فِي الْجَمَلِ
جَلِيلِينَ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸۔ اور تفسیر عرکس البیان میں تحت آیت کریمہ **وَعِنْدَهُ**
مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلمُهَا إِلَّا هُوَ کے لکھا ہے۔ **قَالَ الْجَنَابِيُّ لَا يَعْلمُهَا إِلَّا هُوَ**
وَمَنْ يَطْلَعُ عَلَيْهِمَا مَنْ صَغِيٍّ وَخَلِيلٍ وَحَبِيبٍ وَوَلِيٍّ یعنی کہا جبرائیل نے۔ کہ
مفاتیح غیب کوئی نہیں جانتا۔ مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر
اطلاع دے خواہ وہ صغیر ہو یا خلیل یا حبیب یا ولی۔ اور اسی صفحہ میں ہے۔ **وَقَوْلُهُ**
لَا يَعْلمُهَا إِلَّا هُوَ ای لا یعلم الاقنوں والاخرون قبل الاظهار له تعالیٰ **ذَلِكَ**
لَهُمْ یعنی اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے کے پہلے کوئی نہیں
جان سکتا۔ الخ اور تفسیر نیشاپوری میں ہے۔ **إِذَا قَدْ عَلِمَ الْغَيْبَ فَيَكُونُ فِيهِ**
دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْغَيْبَ بِالْإِسْتِقْدَالِ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ الخ اور تفسیر کبیر جلد ۲
صفحہ ۲۸۸ سطر ۴ میں ہے **قُلْ لَا أَقُولُ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ** ان المراد منه ان يظهر
الرسول من نفسه التواضع لله والاختصاص له والاعتراف بعبوديته

حتی لا یفتقد فیہ اعتقاد النصارى فی المسمی علیہ السلام الخ یعنی اللہ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ آپ فرمادیں کہ میں نہیں کہنا کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ تعالیٰ کے اور میں غیب نہیں جانتا تحقیق اس سے مراد آپ کی کسر نفسیٰ نواضع ہے اور خصوصاً کی ہے۔ اور اپنی عبودیت کا اعتراف کرنا ہے نہ کہ مسلمان لوگ نصاریٰ کی طرح ایسا اعتقاد کر لیں۔ جیسا کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے بارہ میں کر لیا تھا کہ وہ ان کو خدا مان بیٹھے۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں چوں ارغام نبیل آیت لاسنک کثرت من الخیر کے فرماتے ہیں۔ فان المصطفیٰ عامہ من خیر واسطۃ واما الاعمہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر محقق قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد من رسول الخ پس ان تمام محققین کی تحقیق سے یہ امر ثابت ہوا کہ جہاں کہیں قرآن مجید و حدیث شریف میں آپ نے اپنے عالم الغیب ہونے کی نفی فرمائی ہے۔ وہاں سے مراد علم غیب مستقلی و ذاتی و براسطہ کی ہے نہ علم غیب عطائی و اضافی و غیر مستقلی و تعلیمی کی۔ اور علامہ نے کہا ہے یہ بھی تحریر کر دیتے کہ آپ کی ذات باریکات کو عاودم خمسہ اشیا دکا بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ کتاب فضل الکبریٰ و کتاب الارز ص ۸۸ و تفسیر عرسل البیان وغیرہ میں بطور مسطور ہے قد ذهب بعض المشائخ الی ان التبتی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الشاعری بالسلام اللہ تعالیٰ وھو کایا فی المختصر فی الایۃ کما لا یخفی الخ نقل از تفسیر روح البیان تحت آیت یسئلونک عن الساعة ایاک مرسلہ اور صاحب کتاب الارز نے لکھا کہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم و الواحد من اهل النصف من اقتداء الشریعہ لا یحکم المتصرف الا بعد معرفۃ هذا الخمس الخ پران تمام دلائل سے اسی العلم المختص بہ قال البیضاوی کما تدل علیہ اصنافہ اسم مصدر الی الفاعل۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ ہاں اگر مولوی حسین علی اور اس کے معاونین فرقہ جدیدہ کو جو خیر و ان عبارات کے ماننے میں تردد ہو۔ تو آقا کے نامدار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتاوے کو دیکھ کر دیکھ لیں اور ایمان لائیں۔

دلیل نمبر ۱۔ فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تدریسی فیئیت منہ لاجساد الناس بالنسب لاول ووصف الناس ثم یسل اللہ مطر کا تدریسی فیئیت منہ لاجساد الناس بال تقوم الساعۃ پس ان ہر دو حدیثوں میں ثابت ہوا کہ بعد غنتہ باجوح جوح کے بعد بارش ہوگی۔ اور کوئی علم اور خبر اور ہوا کاؤل حالی نہ رہیگا۔ اور تمام لوگ مر جائیگے اور اس مینہ کے جسے اللہ تعالیٰ تمام اجسام کو پیدا کرے گا۔ گویا کہ وہ مینہ شہم ہے، اور کیا مولوی صاحب اور اسکے معاونین کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر علم نبیاست کی نہیں۔ کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا۔ کیا یہ علم غیب نہیں۔ اور صاحب عرسل البیان نے لکھا ہے کہ یہ علم نواضحہ تعالیٰ نے انہوں کو عطا کیا کہ وہ بھی عطا فرمایا ہے۔ لیکن کثیرا ما سمعت من الاولیاء یقول ینظر السماء عذرا او لہلا فیبسطر کہا قال کما سمعنا الخ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مافی الارحام کی خبر بھی بتادی۔ چنانچہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ کہ اپنے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت امام حسین کی پہلے ہی خبر بتادی و کچھ مشکوٰۃ سابق بل بیت اللہ فا طمۃ السماء اللہ غلاما یون فی حجرک اور یہ علم بواسطۃ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اولیاء اللہ کو بھی پڑ کچھ تفسیر عرسل البیان صفحہ ۴۸ تحت آیت مافی الارحام اور کتاب التوحید صفحہ ۱۱۱ ماکا والشیخ ابن حجر اور کتاب مشکوٰۃ باب المعجزات میں پڑ کہہا عین جملہ نصاریٰ نے کہ ان حضور نے ہیکو فرمادی فاحدینا ماھو کانت الخ ویم انقیاد متد اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل کی خبر بھی بتادی چنانچہ نئے پنے یوم نمبر میں فرمایا کہ یہ جھنڈا کل کو ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے

فتح کر لیا۔ اور وہ شخص اشارت لے اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ یہ کیسے مشکوٰۃ شریف باب مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فصل اول قال یوم خیبر لا عقیق ہذا الاریۃ عند دجلۃ ینفتح اللہ علی بندۃ یمیت اللہ ورسولہ وحبیب اللہ ورسولہ الخ لیس الاخصوۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ جہنم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی عطا فرمایا۔ باوجودیکہ صحابہ کرام کو امید تھی اور جیسا آپ نے فرمایا۔ ویسا ہی ہوا۔

اور یہ بھی آپ نے خبر دی کہ فلاں شخص فلاں جگہ رہے گا۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے کہ آپ نے میدان بریں زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ فلاں شخص فلاں جگہ مرے گا۔ اور یہ اور یہ جگہ فلاں فلاں کی ہے۔ ویسا ہی ہوا۔ اور ایک راوی بھی اصرار کرتا ہے کہ انکی جگہ نہ ہوئی۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں ہذا مصرع فلاں و یضع یدہ علی الارض ھمتا و ھمتا قل فسا جاؤ لحد ھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ھم لم اور متقاعد کی شرح جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ میں بہ نسبت علم اساتذہ کے یوں لکھا ہے ان الغیب ھذا لیس علی العموم بل مطلقا و معین ہو وقت وقوع النبیۃ من بقیۃ النبیۃ الیاق ولا یعد ان یطلع علیہ بعض المرسول من الملائکۃ والبشر الخ لیس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم قیامت کے اظہار کی اطلاع انبیاء و اولیاء اور ملائکہ پر محال نہیں۔ اگرچہ تو علم ذاتی کی نفی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ علم انی الارحام کا فرشتہ کو بھی عطا کر دیتا ہے۔ اور جان جلتے میں کہ شخص نیک ہو گا کس تک زندہ رہے گا اور کس مرے گا۔ اور کیا کچھ کرے گا۔ اور کیا کچھ کھاے گا۔ ویسا ہی بیان بالقدر علم وادب و رزق و شفی و سعید۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علم غیب فی الارحام کا عطا کر دیا چنانچہ کتاب تاریخ خلفاء میں سطور ہے کہ آپ نے بہت انتقال اپنی بیٹی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پیدا کر کے اس کی نسبت پہلے سے ہی واضح کر دیا۔ کہ

تیری ہمشیر پیدا ہونے والی ہے۔ ویسا ہی ہوا۔

اور حضرت امام حسین اور حضرت امام جہدی علیہما السلام کی خبر نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول سے ہی لوگوں کو کرنی تھی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ فلاں فلاں تاریخ میں یہ دار فانی سے کوچ کر جائیگے۔ اور علامہ اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتقال اور ان کے دفن ہونے کی جگہ بھی فرمادی۔ اور فرمایا کہ اس کی قبر میرے ساتھ ہوگی۔

پس ناظرین! ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم کائنات کا پے درپے انکی تمام عمر طیبہ میں عطا فرمایا تھا۔ لہذا کائنات میں سے کوئی شے آپ کی ذات بابرکات پر پوشیدہ نہ رہی۔ اور باقی انبیاء علیہم السلام باور کیا کہ عظام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ علم غیب عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام کائنات کے اسماء اور ان کی کیفیت اُن پر ظاہر کر دی۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے سرخس فرمایا۔ جیسا کہ سورہ نوح میں ہے۔ اور کہا حضرت نوح علیہ السلام نے۔ آے میرے مالک اس قوم کو ہلاک کر دے۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا۔ تو یہ لوگ میرے بندوں کو گمراہ کر دینگے اور ان سے جو بولاد ہوگی وہ بھی فاجر اور کافر ہوگی۔ فقولہ تعالیٰ قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین ذرۃ ان تذرھم یفسدوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔

پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کفار سے لے کر ان کی تمام نسل ہونے والی تک کا علم معلوم تھا۔ ورنہ لایلدوا الا فاجرا کفارا کبھی عرض نہ کرتے الخ فقط

سے اصل نایاب کتابیں مثلاً براہین قاطعہ۔ انوار ساطعہ۔ تحذیر الناس لکتبہ لانا نیا۔ انرجان و ماہیر۔ التبشیر۔ الشہاب الناقب و دیگر کتب قابل فروخت ہیں

یقین صدق ہا یقولون دیکھو تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ - اور منقولہ باری جلد ۱ صفحہ ۱۶۹
 میں لکھتے ہیں کہ اپنے نفس کے بارہ میں خود بخود بدوں حکم دہی کچھ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ لایحکم
 لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانه صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم فی العقۃ بشئ قبل الوحی۔
 پس ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ آپ کی نجات کو اس بارہ میں پرہیزگوار علم حاصل تھا۔ اور آپ کا
 معاہدہ سے مشورہ لینا بھی صبارہ میں اسی بات پر شاہد ہے۔ فقط

اور جو مولوی جی نے لکھا ہے کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا۔ تو زمانہ میں کیوں بھول جاتے؟
 جواب۔ ناظرین! یہ بھی مولوی صاحب فاضل دلدزدہ کی کم علمی وجہ سمجھی کا سبب ہے۔ چونکہ
 اس حدیث ذوالیدین میں نفی علم غیب کی کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی۔ بلکہ ہمیں
 آپ کی کمایت کا ذکر ہے جب آپ صلوة میں تھے۔ تو مسندہ آنحضرت اور پر تجلیات الہیہ اور
 اسرار نبویہ نازل ہونے کو آپ برائے قلیل سمجھ رہے ہوئے۔ اور یہاں تک حالت مبارک
 ہوئی کہ ذوالیدین کے عرض کر لے پر بھی آپ نے فرمادیا۔ لہذا اس وقت حضور یعنی نہ میں ہی بھولایا
 اور نہ ہی نازل ہوئی۔ اور عند البعض حدیث منسوخ بھی ہے۔ اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نسیان ہونا ثابت کرنا دل و گروہ و زبیدی کا ہی ہے ہم مسلمان کا ایمان ہے کہ آپ کی ذات
 والا صفات نمایان و مختلف سے پاک و صاف تھی۔ اور یہ عرض قلیل کیلئے تھا۔ فقط

اور حدیث انک لا تمدی ما حدث والحدث میں ہمزہ ہفتا م مقرر ہے۔ وہی کہ اندر اہل
 میں ہمزہ مقرر ہے۔ اور اس پر قرینہ بھی موجود ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ اپنی امت کے
 اعمال نیک و بد کا حفظ کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث باب المساجد باب الجود مشکوٰۃ شریف میں
 موجود ہے۔ اور یہ بھی آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لوگ جو نمازی ہیں۔ ان کے
 بازو اور اعضا و عضو روشن ہو چکے اور رنگے۔ اور امت کے آدمی کہ ایسا بچپان لینگے جیسا
 کہ ماں اپنے گمشدہ بچہ کو ڈھونڈ لیتی ہے۔ اور سب سے پہلے آپ خداوند کریم کے
 آگے سجدہ کریں گے۔ اور ہرگز آرام نہ کریں گے تا وقتیکہ تمام امت کو سجدہ نہ لینگے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مجھے راضی ہوگا۔
 ہرگز راضی نہ ہوگا تا وقتیکہ تمام امت کو سجدہ نہ لینگے فقط انک لا تمدی وہ جہد
 صلی فی انذار نقل از تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۶۵۔ پس اب مولوی اور اس کے معاذین
 سائیں کہ یہ تمام حدیثیں ہیں یا نہیں۔ اور ان سے آپ کی ذات والا صفات کا اول سے ہی
 عالم الغیب ہونا ثابت ہوا۔ یا نہیں۔ اور جو حکم نے آیت واللہ ما ادری ما یفعل فی و
 لایحکم نفی علم الغیب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کی ہے۔ مولوی جی یہ آیت بھی منسوخ
 ہے یا نیت انا نقول انک فتیلتا قیامت سے ہو چکی ہے۔ لہذا اس سے استدلال پڑنا جائز
 نہیں۔ دیکھو تفسیر احمدی صفحہ ۲۴۲۔ قتادہ فی تفسیر ماں و قتادہ فی تفسیر و قتادہ فی تفسیر
 و شرح تفسیر اکبر لعلی قاری وغیرہ کی عبارات سے آپ نے دعویٰ نفی علم غیب آنحضرت
 علیہ السلام پر علم پیچاری کو معصیت میں ڈال کر ان سے اور اسی سیاہ کردہ پیش۔ ان کا
 جواب بھی نہ راضی سے سن لیجئے۔ وہ پوچھنا ہے

منزل ہستی ہے یا نہ ہستی ہر قدم پر نیش مستانہ ہے

جناب فاضل دلدزدہ باب از فضول آپ کی تمام عبارات سے نفی علم غیب عطائی یعنی
 اضافی جمیع کائنات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی حرف سے ثابت نہیں ہوتی۔ یاں
 اگر ہے تو نفی علم غیب استقلال و ذاتی کی ہے۔ جو خاصہ خداوند کریم کا ہے۔ اور قتادہ فی تفسیر
 کی عبارت کا مطلب بھی سن لیجئے۔ اور عین بصیرت نگاہ کریجئے۔ وہ پوچھنا ہے۔

رجل تزوج امرأة بغیر مشغول فقال الرجل للمرأة خذوا منی فی الاشیاء تکلیف بعد الموت
 لا نعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم الغیب حین کان فی الاحیاء تکلیف بعد الموت
 عبارت دوم تفسیر فصل فی شرائط الکاح صفحہ ۱۵۴ رجل تزوج امرأة بشهادة الله و
 رسولہ کان باطلا لقوله صلی اللہ علیہ وسلم لا کاح الا بشہود و کاح کون
 شہادة وبعضہم جعلوا ذلک کفر لا نہ یعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلہ الغیب دھوکہ دہی یعنی ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اللہ اور اس کے
رسول کی گواہی پر یہ باطل ہے۔ حکم استخفوا علیہ القلوب والاسلام کیونکہ نکاح بدول شہادت
گواہوں کے نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک نکاح کے لئے گواہ ہونے چاہئیں۔ اور بعض کا قول ہے
کہ گھر ہے اس لئے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بخود علم غیب جانتے ہیں۔
پس اول تو یہیں لفظ قلوب اور بقیہ موجود ہیں جس میں علمائے دین کا مختلف اختلاف یہ کہ ہے
جیسا کہ کتاب شامی جلد ۲ صفحہ ۴۴۵ و فوائد البیہ ترجمہ صفحہ ۱۰۱ اور فتح القدیر باب
یوجب القضاء و کفارہ و کتاب الصوم و ہذا کتاب الغیب اور ہذا و البیہ باب الغیب
و غیر شرح منہ صفحہ ۲۴۴ میں بیان طور لکھا ہے فانک لفظ یستعمل فیما ید اختلاف المشاخر
کذا فی النہایہ کتاب الغیب ان فی لفظ قالوا اشارة الى ضعف ما قالوا و کلام ذالعیقان
یشیر الى عدم احتیاطہ الخ پس معلوم ہوا کہ لفظ قالوا دلالت کرتا ہے ضعف پر۔ لہذا بعض
اور قول مرحوم پر فتویٰ دینا جائز نہیں ہوتا۔ چنانچہ درالمنار میں ہے ان محکمہ والفتیبا
یا لقول المرء جمل و فرقی لاجماع یعنی حکم و فتوے دینا قول مرحوم اور ضعیف پر اجماع کا
قرائن ہے۔ اور یہاں ہے۔ اور کہا صاحب شامی جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ سطر ۲۴ طبع و مجتہبی دلی
کتاب النکاح میں کہ آدمی اس اعتقاد سے کافر نہیں ہوتا۔ کیونکہ نبی علیہ السلام و السلام بعض
غیب جانتے ہیں۔ اور آپ کی مدح پر فتوح پر تمام اشیا پیش کی جاتی ہیں۔ آپ ملاحظہ کرنے
ہیں۔ قول نبیل یکفر لاندہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب قال فی التلک خانیہ
و فی الحج ذکونی لانتقظ اندہ لا یکفر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر
وان التلک یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا
الارضی من رسول الخ اور کتاب معدن الحق ان شرح کتب کتاب النکاح میں لکھا ہے
و انہ یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر
و ہذا فی خزائن الروایات باب النکاح و مجموعہ جلد ۲۔

پس مانوجی وہ اس کے کافر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس کے کافر ہوتا ہے کہ اس نے حلال اعتقاد کیا
بچیز کو کہ جسکو خدا تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ نکاح جائز نہیں ہوتا
جب تک وہ گواہ اسکی جنس کے موجود اور حاضر نہ ہوں۔ اور حالانکہ اس نے خلاف کیا۔ دیکھو
مطالعہ حاشیہ درمنار قول یکفر لاندہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب جانتے ہیں۔
النکاح الا یہود من اجل انہ اعتقدوا بحیل بغير ذلک فقد خالف الخ اور شرح فقہ اکبر
ملا علی قاری کی عبارت سے بھی نفی علم الغیب استقامی و بالذات مراد ہے۔ نہ نفی علم غیب مطالی
چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ و شرح شفا جلد اول صفحہ ۲۴ میں خود ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
تشریح فرماتے ہیں۔ اور عالم کا ان کو باوجود آپ کی ذات کیلئے ثابت کرتے ہیں۔ نما اطمع علیہ من
الغیب ای الاموال الغیبیہ فی الحال و ما یکون فی الاستقبال الخ ماخیز مرآۃ جلد ۲ صفحہ ۲۴
اور ایسا ہی فرشتوں کو حاضر اور انکے عالم الغیب جانتے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن مجید
میں ہے و ان یحکم الخ فلیظن انہ انما کان یبین یلمنوک ما تملوک۔ اور فرشتوں کا غیب وہاں
ہوتا بھی ظاہر ہے۔ مگر اور جیکہ خداوند کریم نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر خلیفہ بنانا چاہا۔
تو انکے لئے کہا ان یحکم فیما من فیہم من انفسہم فیما یتوکلون فیما یتوکلون فیما یتوکلون فیما یتوکلون
شخص پیدا کرنا چاہتا ہے جو زمین میں فساد اور غارتگری کرے گا۔

اب مانوجی صاحب تالیف۔ یہ غیب ہے یا نہیں۔ اور خداوند کریم نے اس کی نفی فرمائی۔
ہرگز نہیں۔ اور اطلاق لفظ علم غیب غیر خداوند کو ہم کے ہونے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیے
اور اپنے قائل منکر ہی اور شرف علی صاحب کی روحوں سے لڑا دیکھو کہ جواب تحریر فرمائیے۔
اور سنیجے۔ قال اللہ تعالیٰ و علمہ من لدنا علیم یعنی وہ علم الغیب ہے خدا ہی۔
و لقولہ تعالیٰ و قال انکم لن تستطیع معی صبرا۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
لہ و فی البراہین کفر و ما علم الغیب و فصل العقائد الشامی لفظ و ما علم ان دعوی علم الغیب غلط
القرآن یکفر بہ الا انہ یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر ان لا یفکر

عہما کان رجل یعلم علم الغیب فمد علم ذلک ولم یحط من علم الغیب بما علم رابن جریر ایس ابن
 دلائل سے معلوم ہوا کہ مدعی علم غیب عطائی و احسانی میں غیر استقلال کا اور دوسرے شخص
 اس لفظ کے اطلاق کرنا بالکافرا و شرک ہرگز نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت عبدالقادر جیلانی
 قدس سرہ العزیز اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں ۵

وَاطْلَعْنِي عَلَى رَيْبِي قَدْ يَجِدُ كَوَقْلِكَ فِي وَعْظِي سَوَاءِي

پس معلوم ہوا کہ خداوند کو ہم علم الغیب اور قادر ہے۔ جسکو چاہے اور جتنا چاہے
 دے۔ اس کی ضرورت کا دخل نہیں اور نہ کسی مسلم کو اس سے انکار ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں
 بالذات عالم الغیب ہوں۔ تو اس کے ملحد و بدین اور کافر اور مرتد ہونے میں کسی صاحب علم کو انکار
 نہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص علم غیب نبی علیہ السلام و اولیائے عظام کے عطائی کا
 شکر ہے۔ وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور جہاں کہیں اسے نفی علم غیب کی وارد ہے۔ وہاں
 سے نفی علم غیب استقلال و ذاتی کی ہے۔ نہ عطائی و احسانی کی۔

اور اگر معتزلیوں کو سمجھ نہیں آتی۔ تو اور حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا جو بزرگ ہے
 لفظت الی یلاہ اللہ جہا تجتہ کتہ علی الخصال
 اور کبریٰ احرش امام ثقلانی سے صاحب الکلمۃ العلیا صفحہ ۶۸ میں یوں ارقام فرماتے ہیں واما
 شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسمعت بقولی لا یجمل التجل عند ناحی
 یلعن کات مریدہ فی مقالہ فی کلا صلاب وھو نطقہ من یوم السبت برکیم الی استقر ذہ
 فی بحقہ اوفی القایا الخ یعنی ہمارے شیخ سید علی نے اسے فرمایا کہ ہمارے نزدیک
 آدمی کامل نہیں ہوتا جب تک اسکو اپنے مرید کی حرکات ایسے آبار کی پیچ میں نہ معلوم ہوں۔ یعنی
 جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ ہم است سے کس کس کی پیچ میں ٹھیرا۔ اور اس نے کس وقت
 حرکت کی۔ اور حقیقت میں قرار پڑ گیا۔ یا دوزخ میں +

پس ناظرین! یہ علم ہے سائنس و فلسفہ علم نبی علیہ السلام میں سے ایک قطرہ اولیائے عظام کا

باقی اسی پر مضمون علی الصلوۃ والسلام کے علم جمیع کائنات عطائی کا بھی اندازہ کر لیں۔ اور
 ہا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ

یا صاحب الجہا لیست البش من وجھا المنیر لقد فتا نفس
 لا یکن المناء کے ساکان حقہ بعد از خدا بزرگ کوئی قصہ مختصر
 اور صاحب قصیدہ بردہ کے فاضل اجل نے یوں ارقام فرمایا ہے ۵
 فان من جودک الدنیا وفتوتھا ومن علومت علم اللوح والقلم

نی میں تحقیق بعض جوہر بخشش تیری سے دنیا اور آخرت ہے۔ اور بعض علوم تیرے سے
 علم لوح اور قلم ہے اور

اور کہ حضرت ابن حجر کی شرح اربعین میں کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم
 ما اقم بعدہ جملہ تفصیلاً لما یختار کشف لہ عما یکون الی ان یدخل اهل الجنة
 والدار من الہم۔ اور تفسیر احمدی صفحہ ۶۸ میں ہے کہ علم غیب امر خاص اللہ تعالیٰ
 کو ہے۔ مگر نبیاء و اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے چاہے عطا کرے و لکن ان
 سول اللہ ہذا انہ مستوان کان لا یلہا احد الا اللہ لکن یجوز ان یلمہا من یشاء
 من عتبہ و اولیائہ بقدرہ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیٰ رخصین معنی المتعبر الخ

اور کہا حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نفس میں عرض علیہ ما ہو کائن فی اعمتہ
 حتی تغد الساعۃ

اور کہا حضرت خطیب تطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موعظ میں یہ شخص و علمہ بین
 یدیدہ و ما کلامہ کما فی حیاتہ الا فرق فی بین حیاتہ و موتہ کائنہ و معرفتہ بلوہا
 و تہتم و عزائمہم و خواطرہم الخ نقل از بیہ الحدیث صفحہ ۸

پس ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ مضمون علی الصلوۃ والسلام کہ اللہ تعالیٰ نے جمیع کائنات
 کا علم عطا فرمایا۔ اور اسی پر تمام مجتہدین و ائمہ دین و علماء عظام و اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم

کا اتفاق ہے۔ اور کسی مسلمان اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ نہیں کہ آقائے نامہ حبیب کبرا
 احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے برابر ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے پر ہے
 جیسا کہ مسطور ہے کتب عقائد میں ان معلومات اللہ تعالیٰ کا تھا نظر غیبی الخیریت و
 الاخریہ وما یبدا و ما یکتمونہ فقل ۱۰ متھا الخ اور واعلم ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدورات
 مع ان کل واحد منہا غیر متناہی الخ اور صاحب تفسیر کنز الدین ایت احصی کل شیء عدد
 کے بانظر فیصلہ کیا ہے۔ واما لفظہ کل شیء فاقھا لا یصل علی کونہ غیریۃ لا لان الشئی عندنا
 هو الموجودات والموجودات منتہا ہیتہ فی العدد

پس ان عبارات سے صاف معلوم اور روشن ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے پر ہے۔ اور آقائے
 نامہ حبیب کبرا احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ہر شے پر ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ
 کے علم کے آگے ایک ذرہ سدا ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے
 پر اگر بیٹھی اور جس کشتی پر سوچے کہ کس دریا میں ڈوبے یا بس خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کو فرمایا کہ علم تمہارا اور میرا اور تمام جانوں کا اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اس قدر ہے جس قدر
 کہ اس چڑیا کے اپنی چوڑی میں لے لیا ہے نقل در بخاری ص ۱۷۶

پس ناظرین! یاد رکھیں کہ اس سے کم دینش عقیدہ بہ نسبت علم غیب آنحضور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام رکھنا مثل و مثل اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کی علامت ہے۔ اللہ
 تعالیٰ ہم اہل سنت والجماعت کو اسی عقیدہ پر رکھے اور اسی پر قائم فرمائے آمین قرآن مجید
 ۱۰ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۵

مختصر فہرست عقائد علمائے دیوبند

عقیدہ کفر علیہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ہر شے پر اور شیطان کے علم سے کم ہے۔ براہین قاطعہ ص ۵

مولفہ مولوی فیصل احمد صدقہ مولوی رشید احمد

عقیدہ کفر علیہ شیطان کا علم نقص قطعی سے ثابت ہے۔ اور انھیں کے علم کی دست کیونٹے
 کوئی نقص قطعی ہے۔ براہین قاطعہ صفحہ ۵۵

عقیدہ کفر علیہ شیطان کے علم سے آپ کی ذات کو زیادہ علم وارتحہبہ شرک ہے اور نقص قطعی کا
 انکار کرتا ہے۔ کتاب براہین قاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ بلالی

عقیدہ کفر علیہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زبان اردو دیوبند سے اگر سیکھی انور بادشاہ
 براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ بلالی

عقیدہ کفر علیہ آپ کی ذات جیسا علم غیب نو پاگل و حیوانات و پھل و پھول و پتوں کو
 بھی حاصل تھا اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ صرف جو علم نبوت کیلئے ضروری تھے آپ
 کو حاصل تھے صفحہ ۵۸ کتاب حفظ الایمان مصنف مولوی اشرف علی تھانوی

عقیدہ کفر علیہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آنا بیل اور گدھے اور رشتہ کے
 خیال سے بھی بدتر اور برا ہے (نور بادشاہ) صراط مستقیم خلیل دیوبند ترجمہ صفحہ ۹۰ و زبان فارسی صفحہ ۹۰
 عقیدہ کفر علیہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے مقابلہ میں اس قدر ہے جس قدر
 کہ اس چڑیا کے اپنی چوڑی میں لے لیا ہے نقل در بخاری ص ۱۷۶

کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ و فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۵
 عقیدہ کفر علیہ علم غیب عطا کی یعنی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نبی علیہ السلام کو نبی بھی محض
 خرافات سے ہے۔ اور ایسا ہی اطلاق کرنا غیب کا غیر خدا پر شرک ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۲

عقیدہ کفر علیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی بڑا نیک اور عامل بالمحبت تھا فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۹۷
 اور کتاب تقریرات نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۵۵

عقیدہ کفر علیہ اصحاب کرام کی تکفیر کرنے سے آدمی خارج اہلسنت والجماعت سے
 نہیں ہوتا (نور بادشاہ) فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۲

عقیدہ کفر علیہ اصحاب کرام کی تکفیر کرنے سے آدمی خارج اہلسنت والجماعت سے
 نہیں ہوتا (نور بادشاہ) فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۲

عقیدہ لا تکفیر کا مفہوم انبیاء سے بعد نبوت بھی صادر ہوتا رہا ہے۔ فتاویٰ فیضیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۔
 عقیدہ لا تکفیر کے معنی میں حضرت خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہوتی تھی بلکہ صفحہ ۱۲
 عقیدہ لا تکفیر کا مفہوم انبیاء کے ساتھ علم غیب کسی اور کو ثابت کئے وہ ایک کافر ہے فتاویٰ فیضیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲
 عقیدہ لا تکفیر کا مفہوم انبیاء کے ساتھ علم غیب کسی اور کو ثابت کئے وہ ایک کافر ہے فتاویٰ فیضیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲

یہی شان ہے کتاب تقویت الایمان صفحہ ۲۵

عقیدہ لا تکفیر کے معنی میں حضرت خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہوتی تھی بلکہ صفحہ ۱۲
 عقیدہ لا تکفیر کے معنی میں حضرت خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہوتی تھی بلکہ صفحہ ۱۲
 عقیدہ لا تکفیر کے معنی میں حضرت خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہوتی تھی بلکہ صفحہ ۱۲

تاظہر من ہذا کہ علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 تاظہر من ہذا کہ علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 تاظہر من ہذا کہ علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ

خادم نشریعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علیہ السلام کے پیروں کا فیصلہ

پس ان کے شوق چندیں وقت جہدیم کہ میں اس سبب فطری من واقع شدہ پس نزدک رہنے والے اور تمام
 و گفتیم کہ میں اہل حضرت است بلا محاظہ شور۔ فی الغد خورون خوشہ یا شروں ہو کہ پس میں چ حکمت است
 جناب مولوی صاحب مدد و روح فرمودہ کہ اللہ تعالیٰ کے استوائی و بیلتے خود است چوں ان خیال بر دل گذشت
 اللہ جل شانہ اس پر از خورون خوشہ یا بند ساخت۔ چوں از ان خیال تا سب گشت باز اللہ تعالیٰ اس پر
 اس پر کر۔ و میں ہم من گشت ضاوندی بود بہر تو کہ اس امر را وسیلہ بچسبکی اختیار تو ساخت پس مولوی حسین علی
 صاحب مدد و روح اس جواب در چین خیال فرمود کہ آیا علمیکہ او دیا رہا شد چگونہ میباشد کہ آپا بلکہ چنہ
 میدانشد یا اکثر بعد تو کہ و خیالی یا چگونہ میباشد در ہمیں خیال بود کہ از آنجا پر خاستہ و تسبیح فارغ
 رفتند۔ و وہاں حضرت قبلہ یعنی خواجه عثمان صاحب کہ میر و مرشد مولوی حسین علی بود نہ سجادہ نشین
 موسیٰ زئی شریف (تعلیمی و درمی مذاک با مرغان افغانان زبان پشتو در کسے لکرام سیکوندہ پس مولوی صاحب
 مدد و روح در پس پشت کس مرغان نشینند۔ حضرت قبلہ پیر و شمسین مولوی صاحب متوجہ با و نشاندہ
 در زبان فارسی فرمود کہ مولوی صاحب اولیاء اللہ ہر مینا شدہ و لکن ما سورہ با ظہار نمینند پس فقط میں
 لغت گشت باز بہر سرائق کلام با فقہان خروں کرند ۱۰ مجموعہ قواعد عثمانی یعنی معانیات حضرت
 خواجہ عثمان صاحب سبحان نشین موسیٰ زئی شریف من غیرہ مطبوعہ ہادی پٹی مرشد شمسین در پشت کرانہ کا شاف

اعلان

الکرب کے سب وہابی نجدی دوسری گنگوہی۔ جنگلی و کوہی جہلمی وغیرہ لکھے ہوئے کہ میران مناظرہ
 میں آئیں۔ اور ایک قطعی الدلائل آیت یا کوئی متواتر حدیث ایسی پیش کریں جس سے صریح
 ثابت ہو کہ بعد از ول تمام قرآن مجید بھی قلال قلاں لکھنا انت سے سخت علیہ الصفا و السلام
 پر پوشیدہ رہا ہر جو ہم جہلمی مسلمان و دہلیوں کے علم کی داو و پیچے سامنے دکھانے پر جو کہ اللہ تعالیٰ تمام
 دہلی بھی بھی نہ دکھائی گئے نہ کرب ہر ضروری اور لہجہ امر ہو گا۔ گویا رہے کہ سچ کے مقابلہ پر محبت
 ہی تو رہے نہیں پاتا۔

گوشہ

گوشہ۔ مسکریں و مخالفین کو یاد رہے کہ اگر رسالہ نیا کی تردید پر جو جسد و عذوت پلے پلے
 علم قائمیں۔ تو مہربانی سے رسالہ نیا کی مہارت کو ساتھ رکھیں۔ اور کہیں ٹکا رہا کہ ہضم نہ ہو
 پھر کہیں کہ وہ دم شریعت کی طرف سے جواب الجواب کس طرح دے کی جتنی اہم۔

خادم نشریعت

قصیدہ نورانی در حق مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب دہلی
از قلم محمد جلال الدین بقی سیرت و دیگر اساتذہ فی جلسہ دایہ بھیرہ

نظام الدین مولانا محمدی پہلواں آئے	بیائے چار باروں کے بہادر شاہ خواں آئے
خدا کی صفت کا ہے تاج انکے سر مبارک پر	محمدی چکا تھیں شمس نور جہاں آئے
مٹی کا عشق اور صدیق کا ہر نیزہ ہاتھوں میں	شہنشاہ عمری کا لے تیر و کمان آئے
خزانہ علم عثمانی کا بھرا سینہ ستور سے	پور شمشیر حضرت شاہ علی کی ہیں جہاں آئے
عدوت دشمنوں کی انکے پاؤں کے تلے آئی	مٹی پا بدوش سے گھس کر دم بھکر جہاں آئے
سچا را بھوت پیرا جانتا ہے نہ چھپانے کو	بچا لو دہر تو مجھ کو جواں حق کے وہاں آئے
کے تشریف لے یہ صاحب انصاف رحمانی	دل و جواں میں نذران اپنی چاہتا جہاں آئے
نہر نہ ہو ار کی بیکر مبارک آئی بھیر میں	خوشی سے بول اٹھا انصاف ہیں حضرت کہاں آئے
سبار کباریاں ہر طرف سے آنے لگیں آبا	سبارک ہو مسلمان تو یہ ہیں نذر الزماں آئے
و عار سب عاجزی سے کیجیو اب اپنے خاق سے	فتح دے ہم نیوے دربار پرست تو ان آئے
دیکھا راہ انور سید بھی جو پھر میں بھیرے تھے	درو کر اکی حیرانوں کے رنے شاں جہاں آئے
جلال الدین عاجز کی دعا منتظر کر بارب	تیری امید رحمت پر بھی ہم مسلمان آئے

فروخت کیلئے کتابیں از دفتر خدام شریعت محمد نظام الدین از خلیفہ حضرت
سلطان علیہ الرحمۃ شہر وزیر آباد دروازہ موجود ہیں

۱	سلطان الفقہ گیارہ جلد مکمل	۲	ظلال المقام فی عدم حادقا تحریف المام
۲	حقیقت مذہب شیعہ بحواب	۳	کلیات التوحید کی شرح اردو مع اصل فارسی
۳	حقیقت مذہب شیعہ چار حصہ	۴	کتاب الحج الاسرار
۴	نور سیرت بانی نظام الدینی	۵	اصلاح اطالیہ مع شرح قصیدہ غفریہ
۵	نور پردانی بر تلذذ قاریانی	۶	سیف النعمان علی اہل الطہقان
۶	کشف المہیات الخبیثہ علی مصلحتہ و فیہا	۷	کتاب میں الفقر کتب ہر دو جلد

اعلامی: مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب دہلی ۲۰ رگت ۱۳۳۰ یرور شریعت و خدام شریعت مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب دہلی ۲۰ رگت ۱۳۳۰ یرور شریعت و خدام شریعت مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب دہلی ۲۰ رگت ۱۳۳۰ یرور شریعت و خدام شریعت

یا اللہ سے عن دینہ یتیم فطرتہ یا محمد
کتاب لا جواب مستطاب

ماذکرہ حکم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں
کہ علمائے دیوبند کے کچھ نماز و رات
سے باہر ہیں۔
اگرچہ انہوں نے شیعہ ازبوریہ والہ مسلک اسلام
الاجواب دینا کتب علمائے دیوبند کے کچھ نماز
صحیح و درست ہے بلکہ عقائد و احکامات اسلام
کے نہ ہوں بلکہ عقائد و احکامات اسلام
الاجواب دینا کتب علمائے دیوبند کے کچھ نماز
صحیح و درست ہے بلکہ عقائد و احکامات اسلام

عقائد علمائے دیوبند

رسالہ ہدایہ میں بعض علمائے دیوبند کے مختصر طور پر عقائد مذہب الاہل اہل سنت مسید نا و مولانا
زبدۃ القل و الفضل حاجی الحرمین الشریفین منبع الیوم و مطالع احسان حضرت پیر دوست محمد
جماعت علی شاہ صاحب علی پوری دمرکزی انجمن احناف لاہور درج کئے گئے ہیں
تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ کرنا ضروری و لازمی ہے۔
برکتیپ فکر کی نئی دہرائی نایاب کتابیں بارعایت سرسید فرما دیں
مکتبہ الاشانیہ نژاد ڈار مل سرگودھا روڈ گجرات

۱۷۔ یہ چند سطور بھی مولوی محمد ابراہیم صاحب ماعلم شفق کی ہی ہستی ہیں جو کہ آنکھوں میں آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔

پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر اقبالِ نذیر صحیح ہو تو دریافتِ طلبِ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیبیہ یا کل غیبیہ۔ اگر بعض علوم غیبیہ ہر ادھ ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو و لکھنوی و مجنوں۔ بلکہ جمیع جو انان و بہائیم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اور معجزہ پر پہنچے یہ کمال ہے کہ جو محدثوں کے لئے ضروریہ و لازمی ہوتے ہیں۔ وہ تمام حاصل تھے۔ لہذا زید کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے۔ اور زید کا کہنا بالکل خلافِ شرع ہے۔ اور اس کے قول کو کوئی قبول نہ کرے البتہ ملوفاً ناظرینِ مسلمان بھائیو! مفتی جی کا جواب مسئلہ سبحان اللہ۔ رسول اللہ آسمانِ جاہِ از ریسان۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس غیب سے مراد بعض غیبیہ ہے یا کل؟ اس مفہومِ مردود کے ہر دو شق لا علیٰ المتضیین تو مقتضی جواب نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ بعد از تعین جواب ہر دو حق حاضر ہے تاکہ رفع مفہومِ مردود ہو جاوے۔

(۱) اولیٰ شق کہ مراد بعض ہی ہے مگر بعض سے مراد بعض تا جو مفاد مکرر منونہ ہوتا ہے۔ وہ تو ہے نہیں تاکہ تحقیق اس کا یہ تحقیق فرد تا جو جائے اور تا وہ لفظ علم زید با عمرو سے متوجہ کیا جائے بلکہ بعض سے مراد وہ بعض جس کو نسبت بخصیۃ قاصیہ بالنسبۃ الی اکثر الخاص حاصل ہو۔ اور کل خاص نوع عبارت ہے۔ معلومات ہاری جل جلالہ جو لا تعداد ولا تعدی ہیں۔ اور جنہ کے معلومات بھی لا تعد ولا تعدی ہیں یعنی جرد وغیر متناہی ہیں۔ الا احد الغیر المتناہی جزو ہے۔ غیر متناہی ثانی کا۔ اور با این ترجمہ پھر احدا کو ازید کو اجائے گا۔ بالنسبۃ ثانی کے جس طرح معلومات عاجب بھی غیر متناہی ہیں۔ اور مقدرات بھی غیر متناہی۔ مگر معلومات غیر متناہی ناید ہیں۔ بالنسبۃ مقدرات غیر متناہی کے لعدم شمول القدرة للممالات کشرکیہ الباری۔

(۶) اور اگر کل معلومات لئے جاویں۔ تو یہ کل وہ ہے جو کل کائنات یعنی جو عالم الکون میں آگیا ہو۔ وہ مراد ہے جس طرح کہ نفس فیضیہ اس پر علی خوالہ اللہ الفطرحینۃ وال ہیں۔ اور اس سے مساوات معلومات حضور صلعم اور معلومات واجب جل مجدہ میں بھی لازم نہیں آتی جو معدومات عالم الکون میں نہیں آئے بلکہ پر بھی علم جل مجدہ کا محیط ہے۔ مگر معدومات حصہ جن کا وجود فی احوالاً رتبۃ التلکۃ بھی نہ ہو۔ ان پر علم حضور صلعم علیہ وسلم کا محیط نہیں مگر واجب جل مجدہ کے معلومات میں سے ہیں۔ اور اسی طرح تفصیل احوال قیامت وغیرہ۔

عقبات اسلام یاد رکھیں کہ یہ جواب تو فقہانہ و عالمانہ ہے جس کے جواب دینے اور سمجھنے کے لئے کوئی طرح کی ان دیوبندوں کو رکاوٹیں پیش آئیں گی لیکن عام فہم بات اتنی ناظرین سے دریافت

کی جاتی ہے کہ فتوے دیوبند یہ ہے اُمامے نامدار احمد کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم
مغنیات عطائی اضافی غیر اختلافی جمیع کائنات کو کہ باعلام اللہ تعالیٰ ہے اس سے صاف
انکار ثابت ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ کیا اس تشبیہ نامہ سے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم
اولین و آخرین کو یا گھول اور چرائوں اور درندوں اور بھندوں کے ساتھ دی گئی ہے اس سے ہیں
اور ایذا ذات مقدس کو پہنچی ہوگی یا نہیں۔ اور اس تبت کبریا کے مصداق ہوئے یا نہ۔ انصاف سے
جواب دیں۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذين يؤذون الله ورسوله ليكرههم الله في الدنيا والآخرة
وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا عَظِيمًا اَبَا مُحَمَّدٍ اَدْرُغْتَنِي حُجِّي صاحب کا علم کلی و جزئی سے انکار کرنا بھی نہایت غضب
پر غضب ہے۔ دیکھو شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات شیخ الشیخ محمد ت و بلوی قدس سرہ صفحہ ۱۹
تحت حدیث فضولت عانی السملوات و اکثر افس کے ہے۔ ارقام فرماتے ہیں۔ پس الاستم ہرچہ
در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبادت است از حصول نامہ علوم کلی جزوی و احاطہ اُن۔ انہی اور
حدیث ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ مصر میں نیز باین
طرح لکھا ہے۔ اِنَّ عَلٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عَلٰی اَنَّ الْکَلِمَاتِ وَالْاَحْجَیَاتِ مِنَ الْکَلِمَاتِ
وَعَبْرَاتِهَا۔ اور کتاب ماہرب اللہ نبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ میں حضرت علامہ فسطائی علیہ الرحمۃ
حدیث تحریر فرماتے ہیں۔ عَنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لِي الدُّنْيَا قَانًا اَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ اِي مَا هُوَ كَالِئِذْ اُنْزِلَ الْفَيَا مَتِ كَانَمَا اَنْظُرُ اِلَى نَفْسِي هَذَا كَخِ
لُكْبَرِ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ قیامت تک بنو الاس سے سب کچھ دیکھ رہا
ہوں۔ جیسا کہ ماتحہ کی تفصیلی۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۸ پر محدث مدوح شارح بخاری تحریر فرماتے
ہیں کہ آپ کی ذات مقدس کو جاتی جہنم کی ہے اِنَّكَ مَعْرُوفٌ بَيْنَ صُوفٍ وَ حِكْمَتِهِ فِي مَعْنَاهُ
كَأَمْتِهِ وَ مَعْرِفَتِهِ بِأَخْوَالِهِمْ وَ نِيَّاتِهِمْ وَ عَزَائِهِمْ وَ حَوَادِثِهِمْ وَ ذَلِيلَتِهِمْ حَلِي
لِخَفَاءِہِ (یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتی قانی میں کچھ فرق نہیں۔ روحانی امت کے لوں
کے حالات و خطرات سے پورے پورے ماہر ہیں۔ آپ پر کچھ پوشیدہ نہیں۔ سب کچھ آپ پر کھلا
ہے۔ اور علاوہ انہیں عینی شرح بخاری جلد ۸ صفحہ ۶۷ فسطائی مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۱۸۵۔ اور
مطبوعہ نولکشور جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ سطر ۱ میں باین الفاظ ایک قصیدہ منقول ہے۔

کہ ایک اصحابی اسامہ بن قارب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے سامنے ہو کر پڑھا۔ اور آپ نے مسکرتہنم فرمایا۔ اور دعاوی۔ اور قبیحہ طبعیہ کا ایک شمر یہ ہے

شعر **مَا تَحَدَّثُ عَنْ اللَّهِ كَأَنَّكَ خَيْرُكَ** وَكَأَنَّكَ مَا مَوْجَعٌ عَلَى كُلِّ غَائِبٍ
 جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کسی کوئی معبود نہیں اور نیز یہ
 بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی ذات مقدس پر غیب پر مامون ہے نہ (فائدہ کی)
 اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذات کو علم کل کائنات کا تقاضا نہ بعض اور غیب کا اطلاق
 بھی ثابت ہوا۔ اور علاوہ اس کے واقعہ ہر حد متواتر تک پہنچ کر روشن کی طرح ظاہر رہا ہے۔
 کہ آپ کی ذات نے زمین پر ہاتھ مبارک رکھ رکھ کر فرمایا کہ غلاں غلاں شخص کے ہاگ ہونے
 کی یہ یہ جگہ ہے۔ چنانچہ جس مقام پر آپ نے دست مبارک سے نشان فرمایا وہی اسی
 جگہ پر وہ ہاگ ہوئے اور دفع کئے گئے۔ اس جگہ سے ایک ذرہ بھر بھی ادھر ادھر تیار نہ ہوا
 هَذَا مَقَرُّكَ وَكَانَ فِي مَقَرِّكَ عَلَى كَرَمٍ هَضْبًا وَهَضْبًا قَالَتْ كَمَا أَنَّ كَرَمًا هَضْبًا عَيْنُ
 مَوْضِعٍ يَدْرُسُ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى وَتَسْلَمُ دَوَامَ مَسْلَمٍ وَهَشْكُوهُ بِابِ الْمَعْجَزَاتِ فَصَلُّ
 پس اب مفتی صاحب بتائیں کہ محدثین کی مذکورہ بالا احادیث اور اقوال کی رو سے آپ
 کی ذات مقدس کو علم جمیع کائنات و ہر ذرہ ذرہ کا ثبوت ہوا یا نہیں کیا ان کے فیصلہ کو بھی ہم
 مردود سمجھتے ہو۔ اور ان کو بھی۔ لہذا بالحدہ مبتدع اور ملحد سمجھو گئے یا خود تائب ہو گئے۔ اور
 سب سے ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر نبیہ جانور اگر
 آسمان میں اپنے پر بول کو ہلاتا ہے تو اس کا بھی مجھے علم ہے۔ دیکھو کتاب مواہب اللدنیہ
 جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ اور حدیث بخاری و مسلم میں آتا ہے کہ آپ کی ذات مقدس فرماتے ہیں
 وَاللَّهُ لَا يَخْفَى رُفْيَ الْخَفِيِّ الْكَانَ الْحَدِيثُ بِبَنِي خَدَا كِي قَمِ مِیْنِ اِیْشَہِ حَمِیْنِ كَوَابِ دِیْکِہِ رَہَا ہُیْ۔
 فقط۔ اور اگر کوئی دیوبندی آپ کے علم غیب کے بارے میں اختلاف نفی اثبات پر حدیث پیش
 کرے تو اس کا جواب یہ ہے۔ لہذا اقتراض التفسیر و کائنات فاکا ثبات اولیٰ یعنی قاعدہ
 اصل کا ہے کہ جب نفی اثبات متعارض ہو جائیں۔ تو احادیث اثبات کو لیا الارب و
 اولیٰ ہوتا ہے۔ اور اب مفتی جی صاحب ذرا ان آیات و بیانات کو بھی ملاحظہ فرمائیں جن سے
 آنحضور کی ذات مقدس کا علم ظاہر و باطنی ہوتا ثابت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَّمَکُم مَّا تَحَدَّثُ
 لَدُنَّ عَلَیْہِ وَ تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ
 وَمَا کَانَ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ
 وَمَا کَانَ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ

اللہ علیہ السلام عظیم
 اور آیات و بیانات کے تحت میں تفصیل فائز اور روح البیان و مدارک و جہل
 و بسیط و کبیر و جلالین و حسین و غیرہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حبیب
 علیہ السلام کو تمام علوم ظاہری و باطنی و ماکان و مایکون عطا فرما دیئے۔ اور آپ
 کے علم کے مقابلہ میں تمام ملاء و اہل یار علیہم السلام و اولیاء سے نظام کا علم صرف ایک
 قطرہ کے مانند ہے۔ اور آپ کی ذات مقدس کا علم اللہ جل جلالہ کی ذات کے سامنے
 ایسا ہی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بے انتہا اور آپ کی ذات مقدس کا علم محدود
 اور اللہ تعالیٰ کا علم جمیع استیلا مستقبل لذتہا اور ممکنات محدودہ پر حاوی اور محیط ہے
 اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسا علم نہیں۔ فقط والعلم عند اللہ۔ بقلم خود خادم شریعت
 محمد نظام الدین عفی عنہ۔
عقیدہ علمائے دیوبند نمبر ۲

خدا تعالیٰ کو علم قدیم نہیں۔ یعنی کبھی جاہل بھی رہتا ہے۔ لہذا باللہ من ذالک اصل
 عبارت یہ ہے۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو۔ جب چاہے کر لے۔ یہ اللہ کا
 ہی کی شان ہے۔ لہذا نقل از تقویمہ الامیان صفحہ ۲۰۔ سطر ۲ مطبوعہ افتخار دہلی تحت آیت
 مناقح الغیب۔ ناظرین انصاف سے فرما دیں کہ اس عبارت سے خدا
 عقیدہ اہلسنت کے لئے کا علم قدیم لازم اور ضروری نہ جاتا۔ اور اس
 کا کسی وقت جاہل ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں کیا یہ الفاظ کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار
 میں ہے جب چاہے دریافت کر لے۔ چاہے جاہل رہے۔ اب تک دریافت نہیں ہوا۔
 ہاں اس کے اختیار میں ضرور ہے۔ مسلمان غور کرو اور دیکھو تمام کتب فقہ معتبرہ مطبوعہ ہے کہ
 اللہ تعالیٰ کی تعریف ان الفاظ میں کرتی کہ جس سے اس کی شان میں نقص اور عجز اور جہل ثابت ہوتا
 ہو۔ اور اس کی شان کے لائق نہ ہو۔ تو اس میں میرے کفر یا یہ ہوتا ہے چنانچہ جامع الفوائد
 بحر مناجات عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۰۸۔ سطر ۲ مطبوعہ انگلشور میں مطبوعہ ہے۔ یکفر اذی و قد علم
 تَعَالٰی بِمَا کَانَ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ
 تَعَالٰی بِمَا کَانَ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ
 تَعَالٰی بِمَا کَانَ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ مَّا تَقُولُ لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْبٌ

[illegible]

کی طرف نسبت کرے۔ نہ کہ افریقہ۔ یعنی انھوں نے یہ مایہ جو خانہ ہے۔ تو وہ صحت بخانی میں لکھا گیا ہے
یہ کہتے۔ اور فتاویٰ مالک صحیفہ ۱۰ میں نیز ایضاً بطور مسطور ہے۔ تو کمال علم خدا کی تدبیر میں یکسر
کوڑائی انسان کا غائبہ فقط۔

عقیدہ علمائے دیوبند

شیدیاں حسین وکالت کرت کا معلم نفس قطعی سے ثابت ہے۔ کہیں ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے لئے کوئی نفس قطعی ہے۔ نفس امارت یا باطنی تا طور صغیر اھاطیبہ وہ بالی پرکس۔
 ۱- تعصیب مولیٰ غلیل ہر صمدتہ رستہ ہر انگوری اصل عبارت یہ ہے۔ شیطان وکالت کرت
 کہ یہ وحدت علم کی نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وحدت علم کی نفس قطعی ہے کہ جس سے
 نام نہمی کر دکر کے ایک شریک ثابت کرتا ہے۔ من ہیوم۔ ۵

[illegible]

برادران اسلام کو واضح ہے کہ کج خلق اسلام میں بوجہ آزادی و کم علمی دنیا بھی کہنے کی ایک فرقت
 ڈاکٹر نے کرچا ہے لیکن گئے ہیں اور اپنا اپنا وسیعہ جاگنے کیلئے گھر بیٹھی پاشی میں حقانیت مذہب کا
 گیت گاہے ہیں۔ اور اپنی فاضلیت و مولویت کے دعویٰ میں بچو ماویہ کے نیست کا باجہ بجا رہے
 ہیں۔ اور سب سے مسلمان بھائیوں کو ہر رنگ اور ڈھنگ سے اپنے دام تروہ میں لاکر اگلو بندہ بی
 حقیقت سے گمراہ کر رہے ہیں۔ ناظرین تمام مذہب اسلامی کو نظر انداز کر کے صرف فرقہ و بندہ کو ہی غلط
 ذرا بتائے کہ باقی کے دانت کھاتے اور دکھانے کے اور معاملہ برعکس حقیقت میں یہ لوگ مذہب حقیقی
 سے صد ہا کوسل دور پڑے ہیں جنکے عقائد کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ سلا خطہ فرماویں۔

خادم شریعت ان عبارتوں پر مناظرہ کرنے اور یہ عبارتیں دکھلانے کیلئے ہر وقت تیار ہے
 مسئلہ غیر اول علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول مذہب صحیح ہو تو دریافت اللہ یہ امر ہے کہ مرادوں
 سے بعض علم سے بالکل غیب اگر بعض علوم غیبیہ میں ہیں۔ تو میں تصور کی کیا تفسیر ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو
 بلکہ کسی و مجتہد بلکہ جمیع جو انات پہنچا کر کھیلنے بھی حاصل ہے۔ نقل حفظ الامان و محافظہ حادۃ اللہ
 مذکور کیا اس عبارت غیبیہ بخود سے کھلی گالی بنی علی الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا غیبت ہونا ہی یا نہیں اور
 آپ علیہ السلام کی دلچسپی جیسا ہوتا ہے یا نہیں۔ اور انہیں تو میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابوت ہوتی
 ہو انہیں کیا یہی مذہب امام المسلمین امام اعظم علیہ الرحمۃ کا جو مسئلہ شیطان و ملک الموت کو بیعت
 نص سے ثابت ہوتی۔ مگر عالم کی وسعت علم کی کوئی قسم قطعی ہو جس سے تمام نعوس کو دیکھ کر کہ ثابت کر لیا ہے
 و نقل پر اس قاطعہ استغفر اللہ کیا اسلزام عبارت غیبیہ سے نشان اندس معلوم ہو جائے کہ ملائکہ و شیطان بعض کا علم
 حضور کی ذات سے زیادہ ثابت ہوا۔ یا نہیں۔ کیا اس سے گستاخی شان محمد صلعم باقی جاتی ہے یا نہ کیا یہ
 ہی اصلی حقیقت ہے کیا یہ ہی مذہب امام صاحب کا ہے۔ ثبوت دیں۔ مسئلہ نبی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال لانا۔ بیل اور گدھے سے بڑے سے نقل از صراط المستقیم
 لاجل و لا قوۃ الا باللہ تعالیٰ العظیم۔

مسئلہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ لغو و باطل و برہمن قاطعہ و قنادے
 رشتہ بدیدہ کیا تمہارے دل یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ تمہارا خدا تعالیٰ جھوٹ بولے یا بولتا تو نہیں
 لیکن جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ یا اس میں یہ جھوٹ کی صفت بری بھی ہے۔ کیا یہ مذہب امام صاحب
 کا ہے۔ جواب دیں۔

خادم شریعت خاکستری غزلہ لائی خالی دار و دریا و اندرون و دروازہ کو بند ہیں

مولانا نظام الدین رحمت اللہ علیہ کی دیگر کتب کے علاوہ فہرست

سکھان الفقہ المعروف فی نظامیہ	اصلاح الطالبین	شہید ابن شہید رحید
حقیقت توحید چار جلد	علماء دیوبند کا کفری انسانہ	ایمان الوطالب
بسم کا گولہ (بر) رافضی گولہ	انکار سیاسات علماء دیوبند	مقامت ثبوت ۱۸-
قرنہ بانی (بر) قلعت ثانی	(مولانا محمد نزلت نوری)	مقامت صحابہ ۱۸-
قرنہ دانی (بر) قلعت قادیانی	یاراہ تفسیر برین ۱۴-	مقامت اولیاء ۱۵-
کشف المہذب علی الصلوۃ والایمان	عرب کا مسافر ۳-	خاکہ کر بلا ۱۵-
یعنی القول الجلی رقی (بر) حسین علی	حضرت شیخ القرآن ہزاروی	پانچ اکتوبر - علی و اہل بیت
ضیاء لائانی (بر) لائانی	گیارہویں شریفیت ۲۹-	اللہ کے شہر
کرمات امیرت علی پوری ۱۵-	تذکرۃ الاولیاء ۱۵-	زندگی - کفر زید ۱۰-
ملفوظات امیرت ۲۰-	حجۃ العارفین تذکرۃ خورشید عظیم	مواظط صوبہ سہیل پانچ جلد
خل الغمام فی عدم	مقیاس حقیقت ۳۶-	تفسیر لغوی - انکشافات
جواز فتحہ طاعت الامام	مقیاس مناظرہ	تفسیر ابن کثیر طبع دیوبند
اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں	مقیاس النور	تفسیر مواہب الرحمن
لکھ بجا اب طلباچہ	مقیاس الصلوۃ	مراہین قاطعہ
راہ عرفان - کشف الاسرار	کلیات غائبہ سی تین جلد ۵-	تغذیر الناس - نبوی
کنج الاسرار - کلید التوحید	معراج نبوی رضوانہ الملی بخش ۳۶-	الشہاب الثاقب ۷-
عین الفقر مفید الارباب	سنی کا لفرق بلقان اور چھ	اشرف السوانح
تحفہ محبوب سبحانی شیخ عبد الرحمان	سابقہ کانفرنسوں کے حالات ۵-	تذکرۃ الرشید ۴۵-
نہر خد اوندی بر دھاکہ	الحق المبین ۳۰-۵۰	کلیات اداویہ ۲۲-
دیوبندی	خاتون جنت ۱۸-	ارواح ثلاثہ اور دیگر ۱۵-

علاوہ ازیں لغتوں کی کتابیں - پاک و سہل میں چھپنے والی ہر کتاب مگر کی یاد دہانیاں کتب

صلنے کا پتہ: قاری محمد زبیر احمد مالک مکتبہ لائانیہ
نزد دارمل - سرگودھا روڈ - گجرات

نہیں احسن کتابیں